بدھ | 28۔جنوری 1998ء | خطبہ نمبر 2 | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
CPL 61
213029
جلد 48-83 نمبر 23 | بدھ 29 رمضان۔1418ھ 28 صلح 1377ہش 28 جنوری 1998ء

ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
جو شخص سچے طور پر میری پیروی کرتا ہے اور کوئی خیانت اس کے اندر نہیں اور نہ کسل اور نہ غفلت ہے اور نہ نیکی کے ساتھ بدی کو جمع رکھتا ہے وہ بچایا جائے گا لیکن وہ جو اس راہ میں ست قدم سے چلتا ہے اور تقویٰ کے راہوں میں پورے طور پر قدم نہیں مارتا یا دنیا پر گرا ہوا ہے۔ وہ اپنے تئیں امتحان میں ڈالتا ہے۔ ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو۔ اور ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔
(ملفوظات جلد 19 صفحہ 83-82)

تقویٰ، عبادت اور ایمانی حالت میں ترقی کرو

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 22۔اگست 1997ء بمطابق 22 ظہور 1376 ہجری شمسی بمقام کانفرنس ہال برلن (جرمنی)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:۔
(سب تعریف اللہ کے لئے ہے) کہ امسال میرا جرمنی کا دورہ خدا کے فضل کے ساتھ بہت مفید اور بھرپور رہا ہے اور اس ضمن میں میں ساری جماعت احمدیہ جرمنی کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں خصوصیت سے انہوں نے امیر صاحب کی ہدایت کے مطابق ساری دنیا سے آنے والے مہمانوں کا بہت ہی خیال رکھا ہے۔ مہمانوں کو صرف ایک شکایت رہی ہے کہ ضرورت سے زیادہ خیال رکھا ہے' کم کی شکایت میرے سننے میں نہیں آئی۔ اور ضرورت سے زیادہ کی شکایت خود مجھے بھی پیدا ہوئی اور مجبوراً مجھے پھر کچھ اقدام کرنے پڑے۔ باقی مہمانوں سے جو چاہیں تکلف کریں مجھ سے تکلف نہ کیا کریں کیونکہ میرے مزاج کے خلاف ہے۔ مجھے سادہ' عام Disposable برتن کافی ہیں بجائے اس کے کہ بڑے بڑے ڈشوں کے طومار لگائے جائیں۔ اور آپ ہمیشہ سے مجھے جانتے ہیں جیسی میری طبیعت ہے ویسا ہی میرے سے سلوک کیا کریں۔ معلوم ہوتا ہے اس دفعہ چونکہ انگلستان کے جلسے میں بہت اچھا کام تھا تو جماعت جرمنی یہ ارادہ لے کر آئی تھی کہ ہم نے مہمان نوازی کی حدیں توڑ دینی ہیں' تو حدیں توڑتے رہیں بے شک ارد گرد' مگر اس کے ٹوٹنے کی مجھے آواز نہ آیا کرے۔ بہرحال جہاں تک کوشش کا تعلق ہے اور محنت کا اور مجھے خوش کرنے کے خیال کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ نے ہر بھرپور کوشش کر دیکھی کہ مجھے خوش رکھیں حالانکہ میں اس کے بغیر بھی خوش رہتا ہی بلکہ زیادہ خوش رہتا۔

جہاں تک دوروں کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر کوشش کی گئی کہ میرے وقت کا پورا حساب لیا جائے اور میں نے بھی جہاں تک حساب دینے کا تعلق ہے اپنی طرف سے پورا حساب دیا ہے اور اس تھوڑے سے عرصے میں اتنی زیادہ ملاقاتیں اور مختلف مجالس ہوئی ہیں کہ جب مڑ کے دیکھتا ہوں تو لگتا ہے بہت لمبا عرصہ گزر گیا ہے مگر ابھی دو ہفتے بھی نہیں ہوئے۔ بہرحال یہ وقت ہمارا نہیں خدا تعالیٰ کا وقت ہے اور خدا تعالیٰ نے جو نئی ذمہ داریاں ہم پر ڈالی ہیں ان کو ہم نے بہرحال پورا کرنا ہے اور ساری جرمنی کی جماعت اتنا مصروف رہی ہے اور ان تھک طور پر مصروف رہی ہے کہ مجھے ان کو دیکھ کر حیرت ہوتی تھی کس طرح انہوں نے اتنے بڑے بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں۔ ایسے علاقوں میں بھی جہاں جماعت کی نفری' جماعت کی تعداد ستر کلو میٹر پہ پھیلی پڑی تھی وہاں بعض شہروں میں مجالس لگائی گئیں جن میں غالباً ایک بھی احمدی نہیں تھا۔ مگر ان سب نے مل کر کام کو ایسا سنبھالا جیسے وہیں کے رہنے والے ہوں اور ان کی بار بار کی اپیلوں کی وجہ سے وہ لوگ جو احمدیت سے بالکل شناسا نہیں تھے وہ بھی ایسی مجلسوں میں آتے رہے۔ پس سب سے پہلے تو میں آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں آپ نے بہت ہی محنت فرمائی' بہت کوشش کی اور ایسی کوشش ہے جو ختم ہونے والی نہیں کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی (دعوت الی اللہ) کو جتنے پھل لگ رہے ہیں وہ اب آپ کو آرام سے نہیں بیٹھنے دیں گے۔ پھل لگنا ہی کافی نہیں ہوا کرتا پھلوں کی نگہداشت بڑی ضروری ہوتی ہے' ان کو سنبھالنا' ان سے آگے استفادے کرنا۔ غرضیکہ وقت خود آپ کو ایسی روش پر ڈال چکا ہے جس سے پیچھے ہٹنے کا اب کوئی سوال نہیں رہا۔ اب تو دن بدن آگے بڑھنا ہے اور ساری زندگی اس کام میں جھونک دینی ہے کیونکہ جتنے بڑے کام یہاں شروع ہو گئے ہیں ویسے شاید ہی کسی اور ملک میں اس شدت کے ساتھ اور اس سے زیادہ مصروفیت کے ساتھ شروع ہوئے ہوں جیسا کہ جماعت جرمنی نے اس نئے دور میں ایک بناء ڈالی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بناء کو مضبوط تر کرتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی جو خدمت دین کی عمارت ہے اس کو بلند و بالا کرتا چلا جائے اور ہر منزل قوی تر ہو۔ اور ہر منزل پہ بلندی کا احساس جو قرب الٰہی کا احساس ہے جب ہم دین کی باتیں کرتے ہیں تو بلندی کے معنے صرف عام بلندی نہیں بلکہ قرب الٰہی کا احساس ہے' خدا کرے یہ احساس بڑھتا رہے۔

اس ضمن میں آج کے خطاب کے لئے جو میں نے موضوع چنا ہے وہ (اللہ فرماتا ہے) (۔) کہ یقیناً وہ لوگ جو ہماری ذات کے اندر' ہمارے اندر محنت کرتے ہیں (۔) ہمارے بارے میں محنت کرتے ہیں اور ہماری ذات میں سفر کرتے ہیں دونوں معنے ہیں۔ (۔) ہم وعدہ کرتے ہیں کہ لازماً' یقیناً ہم انہیں خود اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے (۔) اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ لازماً احسان کرنے والوں کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔

اس (۔) کو موضوع بنا کر میں اس سے پہلے بعض خطبات دے چکا ہوں لیکن آج کے خطبے کے لئے میں نے محض ایک حضرت (بانی سلسلہ) کی عبارت کا انتخاب کیا ہے جس میں آپ نے بالآخر اسی (۔) سے اپنی نصیحتوں کا تعلق جوڑا ہے۔ اور اس (۔) کا ایک لطیف معنی اس رنگ میں پیش فرمایا ہے کہ جس کا اطلاق خاص طور پر جماعت جرمنی پر ہوتا ہے۔ پس جماعت جرمنی کے حوالے سے آج کے خطبے میں یہ (بات) حضرت بانی سلسلہ کی تشریح کے مطابق موضوع بنائی گئی ہے۔ اب میں آپ کی عبارت شروع کرتا ہوں' فرماتے ہیں "میں ان لوگوں کے لئے جنہوں نے بیعت کی ہے چند نصیحت آمیز کلمات کہنا چاہتا ہوں۔"

اب چونکہ یہ بیعتوں کا دور ہے اور کثرت سے بیعتیں ہو رہی ہیں تو اس نصیحت کو آپ کو ہر بیعت کنندہ کو پہنچانا چاہئے۔ اکثر ان میں سے یہاں موجود نہیں ہوں گے اکثر ایسے ہوں گے جو شاید سن بھی نہ سکیں مگر اس کے مختلف زبانوں میں تراجم ہونے چاہئیں۔ مختلف زبانیں بولنے والوں کو اگر ممکن ہو تو آڈیو وڈیو کے ذریعے بھی یہ پیغام پہنچایا جائے۔ غرضیکہ نئے آنے والے اور بیعت کنندہ کی ذمہ داری اب آپ سے حضرت (بانی سلسلہ) نے اپنے ہاتھ میں لے لی اور جو کچھ ان کو فرمانا چاہتے ہیں وہ اس عبارت میں آپ نے فرما دیا ہے اور یہ آنے والوں کے لئے نصیحت کی جان ہے اگر اس کو بعینہٖ اسی طرح جیسا کہ حق ہے سمجھا کر یعنی بعینہٖ سے مراد یہ نہیں کہ لفظاً لفظاً' لفظ ہوں تو ساتھ تشریح بھی ہو' اگر اس طرح آپ نئے آنے والوں کو یہ پیغام پہنچا دیں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ آئندہ سالوں میں بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی بہتر سکت پا سکیں گے۔

فرماتے ہیں "میں ان لوگوں کے لئے جنہوں نے بیعت کی ہے چند نصیحت آمیز کلمات کہنا چاہتا ہوں یہ بیعت تخم ریزی ہے اعمال صالحہ کی" بیعت کے نتیجے میں ایک بیج بویا گیا ہے اور بیج کس چیز کا بویا گیا ہے اعمال صالحہ کا۔ پس ہر بیعت ایک بیج کی طرح ہے جو زمین میں گاڑی گئی ہے اور اس سے اعمال صالحہ کا درخت پھوٹنا چاہئے۔ یہ بہت ہی لطیف تشریح ہے جو حضرت (بانی سلسلہ) نے فرمائی ہے اور حیرت ہوتی ہے یہ دیکھ کر' یوں لگتا ہے جیسے اس دور کی بیعتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ نے ایک بہت ہی اعلیٰ' عمدہ اور مرکزی نصیحت فرما دی ہے۔ "یہ بیعت تخم ریزی ہے اعمال صالحہ کی جس طرح کوئی باغبان درخت لگاتا ہے یا کسی چیز کا بیج بوتا ہے پھر اگر کوئی شخص بیج بو کر یا درخت لگا کر وہیں اس کو ختم کر دے اور آئندہ آب پاشی اور حفاظت نہ کرے تو تخم بھی ضائع ہو جاوے گا" یعنی تخم ریزی کے نتیجے میں مزید اگنا تو درکنار وہ تخم جو مٹی میں گاڑا گیا وہ بھی ضائع ہو جائے گا۔ یعنی کچھ بھی آپ کے ہاتھ نقصان کے سوا نہیں آئے گا۔

پس اصل کام بیعتوں کے بعد شروع ہوتا ہے۔ پہلے بھی کام اصلی ہے یعنی اچھے بیج کی تلاش بہت بڑا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

کام ہے لیکن دو دور ہیں جو بیج آپ نے پکڑا اور جناوہ دنیا کی نمائندگی کر رہا تھا اس کو اپنے اختیار میں لے لیا اور اسے اعمال صالحہ کا درخت لگانے میں استعمال کرنا ہے یہ ہے اصل کام۔ فرماتے ہیں "اسی طرح انسان کے ساتھ شیطان لگا رہتا ہے۔ پس اگر انسان نیک عمل کر کے اس کے محفوظ رکھنے کی کوشش نہ کرے تو وہ عمل ضائع ہو جاتا ہے۔" یہ دوسری نصیحت اس میں یہ فرمائی گئی ہے کہ اتفاقاً بھی نہیں بعض دفعہ بیج لگا کر آپ بھول جائیں تو وہ پنپ ہی جاتا ہے۔ کئی دفعہ غلطی سے زمیندار چھٹا مارتا ہے تو کھیتوں کے کناروں پر یا کچھ باہر بیج لگتے ہیں اور اگ بھی آتے ہیں اور پل بھی جاتے ہیں۔ لیکن حضرت (بانی سلسلہ) دوسری بات یہ بیان فرما رہے ہیں کہ شیطان لگا رہتا ہے یعنی (صاحب ایمان) جب بیج لگاتا ہے اور اس کی آب پاشی کرتا ہے تو اس کو اس کے باوجود بھی خطرہ ہے کیونکہ شیطان کی نظر ہے (صاحب ایمان) کے پھلوں پر' (صاحب ایمان) کے لگائے ہوئے پودوں پر اور وہ ضرور انہیں خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔(-)

پس حضرت (بانی سلسلہ) ایک ایسی حقیقت کی طرف آپ کی توجہ مبذول فرما رہے ہیں جو ابتدائے آفرینش سے' آدم کے زمانے سے اسی طرح چلی آئی ہے۔ جب بھی زمین میں نیکی کا بیج بویا جائے گا شیطان نے ضرور حرکت کرنی ہے اور اس کو ثمرات سے محروم کرنے کے لئے یا جڑوں سے اکھیڑ پھینکنے کے لئے جو کچھ اس کی پیش جاسکتی ہے وہ ضرور ایسا کرے گا۔ "یاد رکھو بیعت کے وقت توبہ کے اقرار میں ایک برکت ہوتی ہے۔" بیعت کے وقت توبہ کے اقرار میں ایک برکت ہوتی ہے عموماً الفاظ میں تو توبہ ہے مگر بیعت کنندہ کو یہ احساس دلانا کہ تم توبہ کا جو اقرار کرو گے اس میں ایک برکت ہوگی اس لئے اس اقرار کو دل و جان سے کرو اور تفصیل سے کرو۔ اپنے دل پر' اپنی سابقہ زندگی پر نظر ڈالتے ہوئے خیال کرو کہ تم کیا کر رہے ہو اگر اس طرح تم توبہ کرو گے تو اس توبہ میں برکت ہوگی۔

پس یہ ایسی توبہ ہے جیسے بیج لگانے سے یا گٹھلی لگانے سے پہلے زمیندار اس کو دواؤں میں ڈالتا ہے اور ہر طرح سے دیکھ لیتا ہے کہ کوئی گندہ اثر پرانی حالت کا اس میں نہ پایا جائے مثلاً بعض گٹھلیوں کے ساتھ کچھ فنگس (Fungus) لگی ہوئی ہوتی ہے۔ بعض بیجوں کے ساتھ کچھ بیماریاں لگی ہوتی ہیں۔ پس بیجوں کی تلاش کے بعد جو بیج میسر آئیں ان پر بھی محنت کرنی پڑتی ہے اور ان کو ہر اس بدی سے پاک کرنا پڑتا ہے جو بعد میں نشوونما کے وقت مزید سر اٹھا جائے۔ پس حضرت (بانی سلسلہ) کی اس نصیحت کو یاد رکھیں اور اس کو نومبائعین کو سمجھائیں اور بتائیں۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جو ایک دفعہ آپ کریں گے تو جیسا کہ حضرت (بانی سلسلہ) نے فرمایا ہے برکت پیدا ہوتی ہے۔ پس بیعت کنندہ کو یہ سمجھانا ضروری ہے کہ دیکھو تم نے توبہ کی ہے' کس کس چیز سے توبہ کی ہے ہمیں نہ بتاؤ مگر خود تو سوچو' خود سمجھو اور احساس بیدار کے ساتھ جو بدیاں تھیں ان سے توبہ کرو ورنہ بیعت کا کوئی معنی نہیں ورنہ بیعت کے اندر وہ بدیاں داخل ہو کر اسی طرح نشوونما پاتی رہیں گی۔

"اگر ساتھ اس کے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی شرط لگا لے تو ترقی ہوتی ہے مگر یہ مقدم رکھنا تمہارے اختیار میں نہیں۔" فرمایا توبہ کے ساتھ ایک اور عہد بھی وہ کرے جو بیعت میں کرتا تو ہے لیکن باشعور طور پر یہ احساس زندہ رکھتے ہوئے کہ میں نے آئندہ دینی کاموں کو دنیاوی کاموں پر ترجیح دینی ہے۔ یہ ایسی باتیں ہیں جو اس وقت گہرے طور پر اثر انداز ہو سکتی ہیں۔ ہر بیعت کنندہ کی پرورش ان باتوں کے ساتھ اگر چلے تو ایک عہد بیعت کے دوران ہی اس کو ساری زندگی کا ذخیرہ مل جائے گا ساری زندگی کا زادراہ ہاتھ آجائے گا۔ پس آغاز کیسا ہو یہ حضرت (بانی سلسلہ) توجہ دلا رہے ہیں۔ اس رنگ میں بیعتیں کرنی چاہئیں اس رنگ میں بیعتیں کروانی چاہئیں کہ ہر شخص کو یہ چیزیں نئی محسوس ہوں محض الفاظ نہ دہرائے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا بلکہ اس کے ذہن نشین کرو کہ دیکھو تم نے کچھ بدلنا ہے پہلے تم دنیا کو دین پر مقدم رکھا کرتے تھے اب تمہیں دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی حضرت (بانی سلسلہ) فرما رہے ہیں یہ تمہارے بس کی بات نہیں اور یہ بات ساری جماعت پر اطلاق پا رہی ہے ہم میں سے کسی کے بس کی بات نہیں۔

دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا' کا ایک بہت بڑا عہد ہے جو ہم کرتے ہیں مگر اکثر صورتوں میں جب حالات تقاضا کریں کہ اب دین کو دنیا پر مقدم کر کے دکھاؤ تو اکثر ہم میں سے ناکام رہتے ہیں۔ پس اس بیماری کی جڑ حضرت بانی سلسلہ نے ہمیں دکھادی ہے کہ اس کا علاج ہونا ضروری ہے اگر نہیں کرو گے تو یہ توبہ بھی بے کار اور یہ تخم ریزی بھی بے فائدہ۔ فرماتے ہیں۔ "تمہارے اختیار میں نہیں بلکہ امداد الٰہی کی سخت ضرورت ہے۔" یہ وہ موقع ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی مدد کی سخت ضرورت ہے "جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (-) "کہ وہ لوگ جو ہمارے بارے میں اور ہماری راہ میں سفر کرتے ہیں اور جہاد کرتے ہیں یعنی بالارادہ کوشش کر کے ہم سے تعلق بڑھانا چاہتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ (-) ہم ہی ہیں جو اپنی راہوں کی طرف ان کی راہنمائی کرتے اور اپنی راہوں پر ہاتھ پکڑ کے ان کو چلاتے ہیں۔

پس جب ہر تان اس بات پر ٹوٹی کہ اگر ہم نے جہاد کیا تو جہاد کی کامیابی اللہ کے منشاء پر مبنی ہے اور اس کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے تو پھر یہ سفر ایک کامیاب سفر ہوگا۔ اس ضمن میں یاد رکھیں (جہاد کرو) ایک مرکزی نقطہ ہے اس میں۔ اس سے پہلے حضرت (بانی سلسلہ) نے جو نصیحتیں فرمائی ہیں وہ (جہاد کرو) کے متعلق تھیں۔ تم اس طرح بیج کو پاک صاف کرو' اس طرح اس کو گاڑو' اس کی نگہداشت کرو' شیطان سے بچانے کی کوشش کرو (-) اگر تم یہ (جہاد) کا مضمون اپنی ذات میں اور اپنے ماحول میں جاری کرو گے تو پھر (ہم انہیں اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے) کا مضمون شروع ہوگا اور اگر یہ نہیں ہوگا تو (یہ) مضمون بھی اطلاق نہیں پائے گا۔

فرماتے ہیں کہ "جو لوگ کوشش کرتے ہیں ہماری راہ میں انجام کار راہنمائی پر پہنچ جاتے ہیں جس طرح تم بھی وہ دانہ تخم ریزی کا بدوں کوشش اور آب پاشی کے بے برکت رہتا ہے بلکہ خود بھی فنا ہو جاتا ہے اسی طرح تم بھی اس اقرار کو ہر روز یاد نہ کرو گے' دعائیں نہ مانگو گے کہ خدایا ہماری مدد کر تو فضل الٰہی وارد نہیں ہوگا اور بغیر امداد الٰہی کے تبدیلی ناممکن ہے۔" یہ ایک روزمرہ کی حقیقت ہے اور اس میں ایک ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ نومبائعین کی نصیحت کے ساتھ ساتھ حضرت بانی سلسلہ جماعت کو بھی ایک نصیحت کرتے چلے جا رہے ہیں گویا وہ بھی نیا بیعت کنندہ بن گیا۔ ہر احمدی نے بھی گویا پھر سے بیعت کی ہے اور یہ بیعت توبہ ہے جس کی تشریح حضرت (بانی سلسلہ) نے ایسے الفاظ میں فرمائی ہے کہ ہر روز باشعور طور پر یہ دیکھنا چاہئے۔

اب دیکھیں ہر روز دیکھنا چاہئے' یہ نگہداشت کا حصہ ہے۔ آپ میں سے وہ جو زمیندار ہیں وہ جانتے ہیں کہ وہ ہر روز اپنی کھیتی کو دیکھتا ہے' اس کی مختلف حالتوں کو دیکھتا ہے' مختلف شیطانی بیماریاں جو اس کو لگ جاتی ہیں ان کو دیکھتا ہے۔ زمیندار کھیتوں میں پھرتا ہے تو کچھ نوچ کے پھینک دیتا ہے' کہیں نیچے جھک کر جڑی بوٹی کو اکھیڑتا ہے۔ ایک بہت ہی خاموش مضمون ہے جو آپ کو دور سے دکھائی دینے میں یوں لگے گا جیسے کوئی محنت نہیں ہے حالانکہ زمیندار جانتا ہے اور میں یہ جو کہہ رہا ہوں میں اپنے ذاتی تجربے سے کہہ رہا ہوں۔ میں نے زمینداری اس طرح کی ہے جس طرح ایک کسان اپنے کھیت کی پرورش کرتا ہے اس طرح میری عادت تھی کہ جب بھی مجھے موقع ملا میں کھیتوں میں جا کر خود کام کرتا تھا کیونکہ میرے کام کرنے کے بغیر وہ جھنگ کے جو عوام ہیں وہ کام کر ہی نہیں سکتے۔ جب تک مالک ان کو کر کے نہ دکھائے اور ان کو یہ فکر لاحق نہ ہو کہ دیکھ لے گا۔ اس طرح وہ کام نہیں کر سکتے۔ تو اس مجبوری کی وجہ سے اور کچھ عادتاً کچھ اس سے مجھے دلچسپی بھی تھی۔ میں نے اسی طرح کھیتوں کی آبیاری کی ہے خود پانی لگائے ہیں' نکے باندھے ہیں ان کی جڑی بوٹیوں کو اکھیڑ اکھیڑ کر پھینکا ہے۔ جب مونجی لگائی جا رہی ہوتی تھی تو ساتھ ان کے پودے پکڑ کر جھک جھک کر لگا کر دکھاتا تھا کہ اتنے اتنے فاصلے پر لگنے چاہئیں۔ اگرچہ اتنی طاقت نہیں تھی جتنی وہاں کی بعض قوموں میں ہے کہ وہ بار بار جھک کر مونجی لگاتے ہیں مگر اتنا کرنے میں بھی کمر دوہری ہو جایا کرتی تھی۔ اور اس کا دوسرا فائدہ یہ ہوتا تھا کہ مجھے پتہ لگ جاتا تھا کہ یہ مزدور محنت کش کتنی مصیبت اٹھاتے ہیں۔ آپ کے لئے چند پیسوں کے لئے کتنی بار بار ان کو مصیبت کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے جہاں ایک طرف ان کے لئے راہنمائی بنتی تھی دوسرے میرے دل میں ان کے لئے نرمی پیدا ہوتی تھی' ان کو ان کے اجر سے زیادہ دینے کی خواہش پیدا ہوتی تھی۔ تو اس طرح زمیندارہ جس نے کیا ہے اس کو یاد رکھنا چاہئے کہ دین کا کام بھی زمیندارہ ہے اور حضرت بانی سلسلہ کا نام حارث رکھا گیا (-)

یہ سارا مضمون بعینہٖ آپ پر اطلاق پا رہا ہے یعنی جماعت احمدیہ پر اور حضرت (بانی سلسلہ) جو آپ کو سکھا رہے ہیں اس کے ساتھ چلتے ہوئے میں بھی آپ کو بتا رہا ہوں کہ آپ کو خود ساتھ ساتھ محنت کرنی ہو گی۔ نومبائعین خود نہیں جانتے کہ انہیں کیا کرنا ہے۔ انہیں کچھ قدم آگے چل کر بتانا ہوگا کہ یہ بھی کرو' یہ بھی کرو' اپنے نفس کا خیال رکھو اور یہ ممکن نہیں اگر آپ اپنے نفس کا خیال نہ رکھیں۔ پس حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں "اگر بیج بو کر صرف دعا کرتے ہیں تو ضرور محروم رہیں گے۔" اب یہ صرف دعا کرنا جو مضمون ہے یہ بھی ہمارے ان دھوکوں میں شامل ہے جن میں بہت سے لوگ مبتلا ہو جاتے ہیں۔ بعضوں سے پوچھے کوئی کیوں جی آپ کے کوئی پھل نہیں لگے کچھ لوگ آئے تھے ضائع ہو گئے' کہ جی ہمارا کام تو دعا کرنا ہے بس۔ دعا ہم نے کردی آگے اللہ کا کام۔ یہ اللہ میاں کی غلطی ہے جو اس نے ہماری دعا کو اپنے بندوں کے حق میں قبول نہیں کیا۔ حالانکہ دعا کرنے ولے کا دھوکہ ہے۔

اگر محنت کے ساتھ دعا نہ ہو اور دعا کے ساتھ محنت نہ ہو تو یہ مضمون ادھورا رہ جائے گا اور کچھ بھی آپ کے ہاتھ نہیں آئے گا۔ "اگر بیج بو کر صرف دعا کرتے ہیں تو ضرور محروم رہیں گے مثلاً دو کسان ہیں ایک تو سخت محنت اور قلبہ رانی کرتا ہے یہ تو ضرور زیادہ کامیاب ہوگا دوسرا کسان محنت نہیں کرتا یا کم کرتا ہے اس کی پیداوار ہمیشہ ناقص رہے گی جس سے وہ شاید سرکاری محصول بھی ادا نہ کر سکے۔" جو سرکاری محصول والا ہے معاملہ یہ ہمیں اپنی بخشش کے لئے کچھ خرچ کرنا پڑے گا اور (-) جو کچھ ہم بدنی یا ذہنی یا دلی قربانیوں کے ذریعے یا مالی قربانیوں کے ذریعے خرچ کرتے ہیں یہ سرکاری محصول ہے جس کے بغیر دین بنتا ہی کچھ نہیں۔ پس حضرت (بانی سلسلہ) اصطلاحیں بھی وہ استعمال فرما رہے ہیں جو (دینی) اصطلاحوں کے ساتھ مطابقت رکھتی ہیں۔

"وہ ہمیشہ مفلس رہے گا۔ اسی طرح دینی کام بھی ہیں انہی میں منافق" یعنی دینی کاموں میں بھی آپ دیکھیں گے کہ ان میں ہر قسم کے پودے ہیں "انہی میں منافق' انہی میں نکمے' انہی میں صالح' انہیں میں ابدال' غوث' قطب بنتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے نزدیک درجہ پاتے ہیں اور بعض چالیس برس سے (عبادات) کرتے ہیں مگر ہنوز روز اول میں ہیں" یعنی بعض لوگ آپ دیکھیں گے چالیس برس تک وہ (عبادات) کرتے چلے جا رہے ہیں۔ لیکن (عبادات) میں نہ دماغ ہے نہ جان ہے نہ دل ڈالا گیا۔ اس لئے پہلے دن کا سفر پہلے دن کا ہی رہا اور چالیس برس اکارت گئے وہیں کھڑے رہیں گے جہاں وہ کھڑے ہوئے تھے۔

"کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ تیس روزوں سے کوئی فائدہ محسوس نہیں کرتے۔" تیس روزے سب کی زندگی میں آتے ہیں روزے گزرے تو واپس پہلی بدیوں کی طرف لوٹتے ہوئے اطمینان کا اظہار کرتے ہیں کہ (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) بڑا اچھا (بابرکت مہینہ) کٹ گیا ایک سال کے لئے مصیبت سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نجات ہوئی اور اب ہم مزے سے وہ سب باتیں کریں گے جو پہلے کیا کرتے تھے۔ "بہت لوگ کہتے ہیں کہ ہم بڑے متقی اور مدت کے (عبادت) خواں ہیں مگر ہمیں امداد الٰہی نہیں ملتی۔" کہتے ہیں ہم تو بڑے متقی ہیں خدا سے ڈرنے والے' (عبادات) کرتے ہیں بڑی دیر سے پڑھ رہے ہیں مگر اللہ کی امداد نہیں ملتی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ رسمی اور تقلیدی عبادت کرتے ہیں۔ وہ عبادت کرتے ہیں رسمی طور پر اسے پورا کرنے کے لئے اور دیکھا دیکھی۔ پس ترقی کا کبھی خیال نہیں 'گناہوں کی جستجو بھی نہیں' سچی توبہ کی طلب نہیں' پس وہ پہلے قدم پر ہی رہتے ہیں۔

یہ وہ مضمون ہے توبہ ہی کے تعلق میں جس کو حضرت (بانی سلسلہ) نے اب اور آگے بڑھا دیا ہے کہ جو لوگ احمدیت میں داخل ہوں جن لوگوں نے' جس طرح آپ نے حضرت (بانی سلسلہ) کے منشاء کو سمجھا ہے خوب غور کر کے اپنے حالات پر' اپنی سابقہ زندگی پر نظر ڈالتے ہوئے قدم آگے بڑھایا ہے تو ان کو یہ دکھانا ضروری ہے کہ (۔) دین کا مقصد اللہ کی جستجو اور اللہ کی ذات میں سفر ہے اگر آپ کی (عبادت) اس سفر میں آپ کی ممد نہیں تو وہ (عبادت) بے کار ہے۔ پس محض (عبادات کرانے) سے خوشی محسوس نہیں ہونی چاہئے۔ بہت سے ایسے لوگ میں نے دیکھے ہیں خود جرمنی میں بھی اس کی مثالیں ہیں' کہتے ہیں بچی تھی تو بڑی (عبادت گزار) مگر یہ آفت پڑ گئی۔ وہ جو آفت پڑتی ہے وہ خالی (عبادت) کی وجہ سے پڑا کرتی ہے۔ شیطان اچکتا ہے تو خالی (عبادات) والوں کو اچکا کرتا ہے۔ ماں باپ تو یہی دیکھتے ہیں کہ بچی نے (عبادات کر) لیں لیکن یہ نہیں پتہ کہ وہ کیسی (عبادات) تھیں۔ کس قدر وہ خالی تھیں کس قدر ان میں خلاء رہ گیا تھا جس پر شیطان حملہ آور ہو سکتا تھا۔ پس عبادتوں میں بھی خلاء ہوتے ہیں اور ان خلاؤں کو شیطان بھرتا ہے ان پر حملہ آور ہوتا ہے اور وہاں اپنی جگہ بنا لیتا ہے۔

پس یہ سارے مضامین وہ ہیں جو آغاز ہی میں سمجھانے والے ہیں۔ آپ بہت محنت کرتے ہیں (دعوت الی اللہ) میں اس میں کوئی شک نہیں لیکن وہ لمبی محنت اگر اس رنگ میں کریں جس رنگ میں حضرت (بانی سلسلہ) نے فرمایا ہے تو آپ کی محنت نئے آنے والے کی محنت میں منتقل ہو جائے گی۔ آپ نے جن جن باتوں کی نصیحت فرمائی ہے یعنی حضرت (بانی سلسلہ) نے ان نصیحتوں کو آگے نومبائعین میں منتقل کرنا اور ایسے رنگ میں منتقل کرنا کہ اپنی زندگی میں ایک انقلاب محسوس کرنے لگیں اور یہ احساس پیدا کریں کہ انہیں اب محنت کرنا ہو گی اور محنت خدا کے لئے کرنا ہو گی۔ محنت اس لئے کرنا ہو گی کہ وہ اللہ سے ملیں اور اللہ کی ذات کا سفر اگر کوئی شخص شروع کر دے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کسی اور نظام کی اس کو سنبھالنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

ان معنوں میں جن معنوں میں (بانی سلسلہ) فرما رہے ہیں اگر نومبائع خدا کی ذات میں سفر کے ارادے سے قدم اٹھائے اور داخل ہو کر اس سفر کے حالات پر نظر رکھے اور دیکھے کہ وہ کس حد تک خدا کا قرب اختیار کر رہا ہے تو پھر ایسے شخص کو سنبھالنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ بسا اوقات ایسے شخص دوسروں کو سنبھالتے ہیں۔ میں نے کئی نومبائعین دیکھے ہیں جو جماعت کی کاہلی اور سستی کی وجہ سے ٹھوکر نہیں کھاتے بلکہ جماعت کو ٹھوکروں سے بچانے والے بن جاتے ہیں۔ وہ آگے بڑھتے ہیں ان کو کہتے ہیں دیکھو ہم نے تو پا لیا تم نے پا کے کیوں کھویا ہوا ہے تم سمجھتے ہو کہ تم نے پا لیا مگر تم بالکل بے حاصل انسان ہو۔ دیکھو ہم خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ میں آ کر کیسی ترقی کر رہے ہیں۔ یعنی ان معنوں میں نہ بھی کہیں تو ان کا ذہن کمزوروں کو سنبھالنے کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور وہ جو پہلے نومبائع تھے وہ مبائعین کی تربیت کرنے کے اہل ہو جاتے ہیں۔

فرماتے ہیں "سچی توبہ کی طلب ہی نہیں۔ پس وہ پہلے قدم پر ہی رہتے ہیں ایسے انسان بہائم سے کم نہیں۔" ایسے انسان جانوروں سے کم نہیں "ایسی (عبادات) خدا تعالیٰ کی طرف سے ویل لاتی ہیں۔" ویل کا مطلب ہے ہلاکت۔ پس بظاہر اچھا کام کر رہے ہیں (عبادات کرتے) ہیں لیکن یہ (عبادات) ویل لاتی ہیں۔ اس ویل سے حضرت بانی سلسلہ کا اشارہ (کلام الٰہی) کی طرف ہے فرمایا (۔) مصلّیوں پر لعنت ہو۔ اب ہمارے ہاں تو مصلّی کام کرنے والوں کو کہتے ہیں ان پر لعنت نہیں ہے۔ ان پر لعنت ہے جو بظاہر خدا کا کام کرتے ہیں لیکن عملاً کام نہیں کر رہے (۔) وہ لوگ جو اپنی (عبادات) سے غافل رہتے ہیں۔

پس حضرت (بانی سلسلہ) نے عبادت کے اس مضمون کو کھولا ہے کہ پہلے دن سے ہی (عبادت) کو بھرنے کی طرف توجہ دو۔ اگر (عبادت) نہیں بھرو گے تو یہ (عبادت) تمہارے لئے ہلاکت کا موجب بن جائے گی۔ ہم نے ایسی ہری بھری فصلیں دیکھی ہیں جو بڑے زور سے اوپر اٹھتی ہیں اور لگتا یہ ہے کہ اب زمیندار کا گھر دانوں سے بھر جائے گا مگر وہ ساری کی ساری فصلیں کھڑی ہی رہتی ہیں جھکتی نہیں اس لئے کہ ان کے اندر دانہ نہیں پڑتا۔ کچھ عرصے کے بعد وہ سفید دکھائی دینے لگتی ہیں۔ پس یہ وہ فصلیں ہیں جو ویل کی آواز لگاتی ہیں (۔) ایسی محنت کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہو کہ جن کو انجام کار اپنی محنت کا کوئی بھی ثمر ہاتھ نہ آئے۔

پس حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں "ویل لاتی ہیں۔ (عبادت) تو وہ ہے جو اپنے ساتھ ترقی لے آوے۔ پس رسم اور رسمی عبادت ٹھیک نہیں۔ ہماری جماعت بھی اگر بیج کا بیج ہی رہے گی تو کچھ فائدہ نہیں ہو گا۔ جو ردی رہتے ہیں خدا تعالیٰ ان کو بڑھاتا نہیں۔ پس تقویٰ عبادت اور ایمانی حالت میں ترقی کرو۔ یاد رکھو کہ نری بیعت اور ہاتھ پر ہاتھ رکھنا کچھ بھی سودمند نہیں۔ اس دھوکے میں نہ رہو کہ ہم نے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا ہے اب ہمیں کیا غم ہے ہدایت بھی ایک موت ہے جو شخص یہ موت اپنے اوپر وارد کرتا ہے اس کو پھر نئی زندگی دی جاتی ہے۔"

پس بیعت کا نام دراصل ایک موت ہے اور بہت کم ہیں جو یہ سمجھتے ہیں۔ آپ ان کو کہیں یہ نئی زندگی ہے وہ مان جائیں گے۔ مگر یہ نہیں پتہ کہ پہلی زندگی پر موت آئے بغیر نئی زندگی مل نہیں سکتی۔ تو یہ چیزیں وہ ہیں جو سمجھانی چاہئیں اور نومبائعین کے ذہن سے گزارنی چاہئیں کہ دیکھو بھئی تم نے جو قبول کیا ہے تو محض ہماری تعداد بڑھانے کی خاطر نہیں اپنی خاطر قبول کیا ہے تمہیں لازماً فائدہ پہنچنا چاہئے۔

اگر تمہیں فائدہ نہ پہنچا تم ایک خالی بیج کی طرح رفتہ رفتہ گل سڑ جاؤ گے اور تمہاری محنتوں کو کچھ بھی پھل نہیں لگے گا سوائے اس کے کہ غیر تم پر لعنت ڈالیں تم نے کیا مصیبت سہیڑ لی' کیا بن بیٹھے ہو۔ یہ غیر کی لعنتیں بھی اسی شیطانی کارروائی کا حصہ ہیں کہ وہ ہر آنے والے کے اوپر لعنت ڈالتا ہے اور آپ میں سے اکثر کو علم نہیں کہ ان بے چاروں کو کتنی کتنی مصیبتوں سے گزرنا پڑتا ہے۔

اب وہ لوگ جو غیر کی لعنت کا شکار ہوں اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے محبت اور رحمت کے پیغام ان کو نہ ملیں' اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کو اپنائیت کا ثبوت مہیا نہ ہو تو غیر کی لعنتیں برداشت نہیں کر سکیں گے۔ بہت سے ایسے میں نے دیکھے ہیں جو ایک رستے سے آئے اور دوسرے رستے سے چلے گئے۔ اس میں ایک محض ان کا اپنا قصور نہیں بلکہ ان کا ماحول ان پر بہت سختی کرتا ہے اور بہت طریقوں سے ان کو نظام جماعت سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے۔ ایک دفعہ وہ جماعت سے ہٹ جائیں پھر خواہ خود شیطان ہو جائیں ہر قسم کی بدیوں میں مبتلا ہوں دہریہ ہوں جو مرضی ہو جائیں پھر شیطان کو ان میں کوئی دلچسپی نہیں رہتی۔ یہ ایک ایسا یقینی احمدیت کے حق میں ثبوت ہے کہ دنیا کے پردے پر آپ کو سوائے احمدیت کے کسی اور جگہ دکھائی نہیں دے گا۔ (۔)

(اس کے بعد حضرت صاحب نے مختلف ممالک میں احمدیت کی مخالفت کا ذکر کیا اور پھر فرمایا۔)

اگر آپ حضرت (بانی سلسلہ) کی نصیحت کے مطابق خدا کی خاطر کر رہے ہوں گے اور خدا کی طرف بڑھنے والے ہوں گے تو ان کا غیظ و غضب آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ناممکن ہے کہ آپ کی ترقی کو یہ روک سکیں۔ کہاں یہ ترقی روک سکے ہیں کوئی ایک ملک دکھاؤ جہاں ان کی (کارروائیوں) کے نتیجے میں جماعت کی ترقی کے قدم رک گئے ہوں۔

غوغا ضرور ہے' ایک شور ضرور مچاتے ہیں' چھاتیاں پیٹتے ہیں کہ یہ کیا ہو گیا۔ حکومتیں ارتعاش میں آ جاتی ہیں۔ ان کی تجوریاں کھلتی ہیں' کچھ پیشہ ور پیسہ کمانے والے ان سے پیدا ہوتے ہیں اور وہ خوب گھومتے ہیں اور خوب لوگوں کو بتاتے ہیں کہ اس جماعت کی طرف نہ جانا مگر کیا کسی کا قدم روک سکے؟ کبھی بھی روک نہیں سکے۔ (۔)

(اس کے بعد حضرت صاحب نے اس ضمن میں ایک مثال بیان فرمائی۔ اور پھر فرمایا:۔)

یہ ہے خدا تعالیٰ کی عظمت کا نشان' اسی طرح دشمن کوشش کرتا ہے کہ خدا کے بندوں کو خدا کی راہوں سے روکے اور صرف خدا کی راہوں سے روکتا ہے باقی راہوں کی اس کو کچھ بھی پرواہ نہیں۔ یہ ایک کسوٹی ایسی ہے جس پر ہمیشہ صحیح جواب آئے گا۔ (۔) تو اس جدوجہد کو جو لوگ آپ کے خلاف استعمال کر رہے ہیں اپنے حق میں استعمال کرنا سیکھیں۔ (ان) کو یہ بتائیں اور آنے والوں کو بھی کہ دیکھو یہ سچائی ہوتی ہے۔ پوچھا کریں کہ کیوں جی آیا تھا کہ نہیں کوئی تمہارے پاس۔ وہ بتاتے ہیں اور کئی ایسے ہیں جو بعض دفعہ بغیر بتائے کھسک کے دور ہٹ جاتے ہیں یہ ان کی بدنصیبی ہے مگر پھر وہ جہاں مرضی چلے جائیں پھر ان کی کوئی پرواہ نہیں رہتی۔ ایک دفعہ جماعت سے چھٹ جائیں پھر دوبارہ ان کے پاس کوئی بہکانے والا نہیں آئے گا' کوئی واپس دین کی طرف بلانے والا بھی نہیں آئے گا' ان کا کام ختم ہو گیا جماعت سے الگ کر دیا۔

پس اس دلیل کو جو حضرت (بانی سلسلہ) نے یہاں اٹھائی ہے اسے بڑی مضبوطی کے ساتھ جماعت کے حق میں پیش کریں اور بتائیں کہ ان کی تکلیف کا موجب سوائے ہدایت کے اور کوئی چیز نہیں۔ فرماتے ہیں "ہدایت بھی ایک موت ہے جو شخص یہ موت اپنے اوپر وارد کرتا ہے اس کو پھر نئی زندگی دی جاتی ہے اور یہی اصفیاء کا اعتقاد ہے اللہ تعالیٰ نے بھی اس ابتدائی حالت کے واسطے فرمایا (۔) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر اپنے نفس کی ذمہ داری فرض کی جاتی ہے۔ سب سے پہلے (اپنی ذات) کی طرف توجہ دلائی ہے۔ بعد کا سفر' دوسرے نفوس کی طرف توجہ' یہ بعد کی باتیں ہیں۔ (۔) یعنی پہلے اپنے آپ کو درست کرو اپنے امراض کو دور کرو دوسروں کا فکر مت کرو۔"

اب یہ جو فقرہ ہے "دوسروں کا فکر مت کرو" اس پر ٹھہرنا نہیں ہے کہ حضرت (بانی سلسلہ) اسی سے دوسروں کے فکر کی طرف منتقل ہوتے ہیں۔ زور دینا اس بات پر ہے کہ پہلے اپنے نفس کا فکر پھر دوسروں کے فکر۔ اگر اپنے نفس کا فکر نہیں تو دوسرے کے فکر کا تمہیں کوئی حق نہیں۔ "ہاں رات کو اپنے آپ کو درست کرو" اب یہ جو فقرہ ہے کیسا عظیم ہے "اور دن کو دوسروں کو بھی ہدایت کرو" (۔)

فرمایا فکر کرو تو دن کو اپنی درستیاں لوگوں کو نہ دکھاؤ۔ اگر اپنی فکر ہے تو اس وقت کرو جب خدا کے سوا تمہیں کوئی نہیں دیکھ رہا۔ (۔) (آخر شب کی عبادت) اس جہاد کو کہتے ہیں جو کمزوریاں دور کرنے کا جہاد ہے اور ہر (آخر شب کی عبادت) آپ کو دوسروں کے لئے دن کے وقت نصیحت کرنے کے لئے پہلے سے بہتر تیار کرتی ہے۔ کتنی اعلیٰ تعلیم ہے۔ فکر کرو مگر اس رنگ میں کہ رات کو اپنے آپ کو درست کرو اور دن کو دوسروں کو بھی ہدایت دیا کرو۔ لوگ دن کو درستیاں دکھاتے رہتے ہیں اور رات کو آرام سے سو جاتے ہیں۔ حالانکہ راتوں کا جاگنا اپنے نفس کی درستی کے لئے ضروری ہے کیونکہ خدا کے سوا ایسے انسان کو کوئی نہیں دیکھ رہا ہوتا اور اس وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرنا ضروری ہے۔

(آخر شب کی عبادت) کے متعلق میں نے اکثر دیکھا ہے کہ بعض لوگ (اس) کو اپنی دنیاوی خواہشوں یا اپنے دوستوں کو اپنی دعائیں دکھانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ واویلا مچا دیتے ہیں' روتے ہیں' پیٹتے ہیں اے خدا ہمیں یہ بھی دے' وہ بھی دے' فلاں دے' فلاں دے۔ اللہ تعالیٰ دے بھی دیتا ہو گا اس سے تو انکار نہیں۔ مگر امر واقعہ یہ ہے کہ (اس کا) یہ معنی جو حضرت (بانی سلسلہ) نے پیش فرمایا ہے یہ نفس کی درستی کا معنی ہے۔ جب خدا کے حضور کھڑے ہوتے ہیں تو اس وقت اپنے آپ کو ٹٹولا کریں۔ اپنے نفس کی باریک چھپی ہوئی بدیوں کو دیکھیں اور ان کے خلاف جہاد کریں۔ (آخر شب کی عبادت) اس محنت کو کہتے ہیں جو انسان کے نفس کی حالت کو بہتر کرتا ہے۔

(۔) یہاں غیروں کی بات ہی نہیں ہو رہی۔ یہ نہیں فرمایا کہ تمہاری (۔) دعائیں قبول ہو کے تم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگوں کی نظر میں ولی بن جاؤ گے اور لوگ تمہیں دعاؤں کے لئے کہا کریں گے۔ کئی لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے خدا ان کی دعائیں قبول کرتا ہو۔ ہو سکتا ہے محض وہم ہو۔ مگر (-) مقصد یہ نہیں ہے جس کے لئے وہ کھڑے ہوتے ہیں۔ (آخر شب کی عبادت) کا مقصد یہ ہے کہ انسان (-) خود (اس) مقام (-) تک جا پہنچے اور یہ مقام (-) اس وقت نصیب ہوتا ہے جب بدیوں سے خالی ہو کر حمد سے پُر ہو۔ (-) کا مطلب ہی یہ ہے یعنی ممکن ہے کہ اگر تم (آخر شب کی عبادت) صحیح طریقے سے ادا کرو اور اس پہ محنت کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرے اور تمہارا سفر خدا کی طرف شروع ہو جائے یہاں تک کہ تم (اس) مقام (-) تک پہنچو جس تک خدا پہنچائے گا۔

(-) فرمایا راتوں کو اٹھو اور (آخر شب کی عبادت) اپنی بدیوں سے پاک ہونے کے لئے کرو اور ہر بدی جو دور ہو گی یاد رکھو اللہ اس بدی کی بجائے اس کو حمد سے بھر دے گا اور جب خدا حمد سے بھرتا ہے اسے (وہ) مقام (-) کہا جاتا ہے وہ مقام پھر دوسروں کو بھی دکھائی دیتا ہے اور وہ ایک سچا مقام ہے کیونکہ جس مقام کو خدا (-) سمجھے اور (-) دیکھے اگر دنیا بھی اس کو (-) سمجھے اور (-) دیکھے تو اس میں انسان کے لئے کوئی خطرہ نہیں کہ جسے خدا کی نظر اچھا قرار دیدے وہ محفوظ ہے اور امن میں آجاتا ہے۔

"رات کو اپنے آپ کو درست کرو اور دن کو دوسروں کو بھی ہدایت کر دیا کرو۔ خدا تعالیٰ تمہیں بخشے اور تمہارے گناہوں سے تمہیں مخلصی دے اور تمہاری کمزوریوں کو تم سے دور کرے اور اعمال صالحہ اور نیکی میں ترقی کرنے کی توفیق دیوے۔ آمین۔" پس یہ وہ نصیحت تھی جو میں نے آپ تک پہنچا دی۔ حضرت (بانی سلسلہ) کی اس نصیحت سے زیادہ جماعت جرمنی کو اور کسی نصیحت کی ضرورت نہیں۔ اس کو حرزِ جان بنالیں 'اس کا دامن پکڑلیں' اسے (مضبوط کڑے) کی طرح تھام لیں اور جن باریکیوں کے ساتھ حضرت (بانی سلسلہ) نے اس نصیحت کا سفر مکمل کیا ہے آخری دعاؤں کے ساتھ اسی باریکی کے ساتھ آپ اس سفر پر روانہ ہوں اور ایک مقام پر نہ ٹھہریں بلکہ (اس) مقام (-) کی تلاش کریں۔ (-) خدا کرے کہ ہمیں بھی یہ مضمون پورا کرنے کی' یہ نصیحت پوری کرنے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ اور خدا کرے کہ ہمارے نومبائعین بھی بعینہٖ اسی سفر میں ہمارے ساتھ داخل ہو جائیں۔ اگر یہ ہو تو پھر آپ دیکھیں گے کہ جماعت جرمنی جن ترقیات کو دیکھ رہی ہے ان کو اوپر کی طرف نہیں بلکہ اوپر سے نیچے کی طرف دیکھے گی۔ جماعت جرمنی اس تیزی کے ساتھ (اس) مقام (-) میں بلندیوں کے سفر کرے گی کہ جن کو آج آپ ترقی کہہ رہے ہیں وہ آپ کو بہت نیچے کی منازل دکھائی دیں گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف کا سفر جو ہے وہ ہمیشہ ہر قدم پر پچھلی ترقیات کو چھوٹا اور معمولی دکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

مولانا شیخ مبارک احمد۔ واشنگٹن

بزرگانِ احمدیت کا تذکرہ

خاکسار کے والد بزرگوار شیخ محمد دین صاحب نے جو 1918ء میں نقل مکانی کر کے قادیان آئے۔ بفضل خدا عرصہ دراز تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مختلف اداروں میں سلسلہ کے بزرگوں کے ماتحت خدمات انجام دینے کی توفیق پائی۔ ایسے متعدد بزرگوں اور تعلق رکھنے والوں کے متعلق اپنی ڈائری میں اپنے تاثرات اور ان کی خاص باتوں کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ تاثرات ایمان افروز بھی ہیں اور سبق آموز بھی' جناب مدیر محترم اگر اجازت ہو تو ان کا سطور ذیل میں ذکر کروں۔ ایک لحاظ سے ذکر خیر بھی ہو گا۔ اور ان بزرگوں کی دلی کیفیت اور زندگی کی مختلف کیفیات بھی قارئین کے سامنے آئیں گی۔ خاکسار نے جب بھی ان کو پڑھا روحانی حظ اٹھایا۔ عرض پرداز ہوں۔

حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کے بارے میں تحریر کیا۔

"ایک دفعہ مجھ سے انہوں نے بیان کیا۔ جب سیاست کی دیوار ٹوٹے گی تو پھر جوق در جوق لوگ جماعت احمدیہ میں داخل ہوں گے۔"

حضرت حافظ روشن علی صاحب کا ذکر کرتے ہوئے لکھا

"حافظ صاحب وقت کے بہت پابند تھے جب درس شروع کرتے تو گھڑی سے وقت دیکھ لیتے اور جب بند کرتے تو گھڑی سے وقت دیکھ لیا کرتے۔"

حضرت چوہدری نصر اللہ خان کے طریق کار کے بارہ میں لکھا

صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اعلیٰ اور مقبرہ بہشتی کی نظارت کے افسر تھے میں ان کے ماتحت کام کرتا تھا۔ آمدہ ڈاک اور جواب لکھ کر لے جاتا۔ آپ آمدہ ڈاک سنتے اور پھر میرے لکھے ہوئے جواب سنتے۔ تب دستخط کرتے۔ یہ سلسلہ متواتر چند ماہ رہا۔ پھر فرمایا آپ انگلی رکھتے جائیں میں دستخط کرتا جاؤں گا۔ سننے سنانے کی ضرورت نہیں۔ اس پر عمل رہا۔ میں نے چوہدری صاحب سے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے جواباً فرمایا میں متواتر آپ کا امتحان لیتا رہا۔ مجھے تسلی ہو گئی۔ جو کچھ آپ لکھتے ہیں وہ صحیح ہوتا ہے آئندہ مجھ سے دستخط لے لیا کریں۔"

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب مجھ سے محبت رکھتے تھے اور مجھے "عزیز القدر" سے مخاطب کرتے تھے ایک دفعہ فرمانے لگے

"جب آپ فوت ہو جائیں گے اور آپ کی ہڈیاں مٹی ہو جائیں گی تب بھی آپ کا نام روشن رہے گا۔"

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے متعلق لکھا

"میں نے کئی سال حضرت میر صاحب کے ساتھ لنگر خانہ میں اور جلسہ سالانہ میں کام کیا۔ میر صاحب جلسہ سالانہ کے ایام میں تمام مہمانوں کو کھانا کھلانے کے بعد خود کھانا کھاتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ بارہ بجے رات کے فارغ ہوئے فرمایا منشی صاحب! میرے لئے کھانا منگوائیں۔ اس وقت کھانا موجود نہیں تھا دودھ پی کر گزارا کر لیا" مزید لکھا "میر صاحب کی ہدایت تھی کہ اگر کھانا ختم ہو جائے تو کسی کو انکار نہ کریں۔ یا تو خشک چاول ابلوا کر دیدیا کریں یا دودھ رس بازار سے منگوا کر دیدیا کریں۔ ان دنوں قادیان میں کوئی ہوٹل تو نہ تھا۔ البتہ دودھ اور رس کی دوکانیں کافی تھیں" اس تسلسل میں میر صاحب کے متعلق یہ بھی لکھا ہے "لنگر خانہ کے مہمانوں کو اکثر اوقات اپنی موجودگی میں کھانا کھلواتے تھے اور تاکید فرماتے کہ میز صاف ہو۔ اس پر چادر سفید بچھی ہو۔ یعنی دستر خوان ہو۔ گرمی کے ایام میں جب مہمان کھانا کھاتے تو آپ کسی کو مقرر فرماتے کہ ان کو پنکھا کرو" ایک دفعہ مجھے فرمانے لگے "نیک تحریکات کرتے رہنا چاہئے" میر صاحب اپنے ماتحت پر بہت اعتماد کرتے۔ مہمانوں کی خدمت کا ان کو بہت خیال رہتا۔"

حضرت سید ناصر شاہ صاحب حضرت بانی سلسلہ کے رفیق تھے۔ جموں کشمیر میں S.D.O رہ چکے تھے۔ وہ آنریری طور پر لنگر خانہ کے افسر تھے۔ میرے ساتھ باپ کا سلوک کرتے تھے۔ میں نے کبھی یہ معلوم نہیں کیا کہ وہ میرے حاکم ہیں۔ آپ کا رہائشی مکان قصر امامت کے ساتھ تھا۔ آپ گھڑیوں کی مرمت وغیرہ کر لیا کرتے تھے اس سے کچھ آپ کی آمد ہو جاتی تھی۔ غالباً کچھ پنشن بھی تھی۔ جتنے دن میں ان کے ماتحت رہا۔ بڑے آرام سے رہا۔"

حضرت چوہدری حاکم علی صاحب چک پنیار ضلع سرگودھا کے ایک مخلص احمدی زمیندار تھے۔ کچھ عرصہ آپ بھی لنگر خانہ کے افسر رہے۔ ایک دفعہ انہوں نے سنایا کہ حضرت بانی سلسلہ کی وفات کے بعد حضرت اماں جان نے مجھے بلایا اور فرمایا مجھے اس وقت کچھ روپیہ کی ضرورت ہے۔ مجھے سو روپیہ لا کر دیں۔ میں نے اس کی تعمیل میں فوراً روپیہ لا کر پیش کر دیا۔

حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب حلال پوری بھی کچھ عرصہ لنگر خانہ کے افسر رہے۔ خاکسار کے والد بزرگوار نے آپ کے متعلق لکھا ہے "مولوی صاحب اور مجھے کچھ عرصہ مل کر کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ مولوی صاحب کو اعلیٰ درجہ کا دیانت دار اور متقی انسان اور اخلاص سے کام کرنے والا پایا۔"

حضرت حافظ معین الدین صاحب جو حضرت بانی سلسلہ کے پرانے رفیق تھے وہ لنگر خانہ سے کھانا لیا کرتے تھے۔ مجھ سے بڑی محبت اور پیار رکھتے تھے ایک دفعہ میں بخار سے بیمار ہوا۔ لنگر خانہ کام پر چار پانچ روز نہ جا سکا۔ حافظ صاحب نے جب مجھے لنگر خانہ میں نہ پایا تو میرے بارے میں پوچھ گچھ کی۔ انہیں میری بیماری کا علم ہوا۔ وہ میرے پاس میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ اس وقت مجھے تیز بخار تھا وہ میری چارپائی پر بیٹھ گئے۔ پون گھنٹہ خوب دبایا۔ یہاں تک کہ میرا آدھا بخار اتر گیا۔ ان کے دبانے سے مجھے بہت آرام اور سکون ہوا۔ میں نے اس کا ذکر اس وقت حافظ صاحب سے کیا۔ تو حافظ صاحب نے فرمایا "میں حضرت بانی سلسلہ کو بھی خوب دبایا کرتا تھا۔"

حضرت سیدہ امۃ الحی صاحبہ حرم حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں میرے والد بزرگوار نے جبکہ ملکانہ تحریک کے سلسلہ میں چار ماہ کے لئے ملکانہ میں مقیم تھے۔ ایک گاؤں میں آپ کی ڈیوٹی تھی۔ آپ نے سیدہ موصوفہ کو لکھا۔ آپ ان دنوں لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری بھی تھیں کہ عید آنے والی ہے میں اس عید کے موقعہ پر ملکانہ عورتوں کو ایک ایک دوپٹہ دینا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے اسی نوے روپے بھجوا دیں۔ اس پر آپ نے قادیان میں دوپٹے اکٹھے کئے اور ان کو رنگا کر آگرہ امیر وفد کو بھجوا دیئے اور انہیں لکھا کہ منشی محمد دین صاحب کو دوپٹے بھجوا دیں۔ میں نے گاؤں کی عورتوں میں تقسیم کرائے۔ اس سے ان میں خوشی کی لہر پھیلی اور مجھے خاص عزت و احترام سے دیکھا جانے لگا۔ عورتیں بالخصوص زیادہ احترام کی نگاہ سے دیکھتیں۔ ان کے گھروں میں جو اچھی چیز پکتی ہمیں بھی بھجواتی تھیں۔"

حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب ملکانہ کی تحریک جب شروع ہوئی تو پہلا وفد جو گیا اس میں حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال حضرت بھائی عبد الرحمان صاحب قادیانی اور کچھ اور آدمی بھی اس وفد میں شامل تھے۔ غالباً بارہ تیرہ آدمی ہوں گے۔ والد صاحب بھی اس وفد میں شامل تھے۔ چار ماہ قادیان سے باہر ملکانہ کے علاقہ میں رہے۔ والد صاحب نے اپنی ڈائری میں لکھا ہے "حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب اس وفد کے امیر تھے۔ حضرت امام جماعت الثانی نے اس وفد کو قادیان سے دو میل کے فاصلہ پر جو موڑ ہے وہاں تک مع کثیر احباب کے رخصت فرمایا۔ جب تک وفد حضرت صاحب کی نظروں سے غائب نہ ہوا۔ حضرت صاحب وفد کی طرف دیکھتے رہے اور حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب کو کانفی ڈینشل ہدایت دی کہ جس کے پاس زادِ راہ نہ ہو یا جن کے پاس اخراجات کم ہوں۔ ان کی مدد کرتے چلے جانا۔"

حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ نو احمدی نے والد صاحب سے ذکر کیا

"حضرت بانی سلسلہ نے میری شادی کا ایک جگہ انتظام کیا۔ میں ان دنوں دودھ کی دوکان بیت مبارک کے چوک والے صحن اور درزی خانہ کے سامنے والی دوکان میں کرتا تھا۔ حضرت صاحب نے پوچھا آج کیا دن ہے۔ جواب دیا۔ بدھ۔ تو آپ نے فرمایا۔ بدھ سدھ' بدھ سدھ آج ہی نکاح کرو" چنانچہ اسی دن میرا نکاح میری موجودہ بیوی سے ہو گیا۔ یعنی والدہ فضل الٰہی۔ مزید میرے والد بزرگوار نے حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ کے بارہ میں لکھا ہے "شیخ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر صلاح الدین-

خورونوش کی صفائی کا معیار

چند روز قبل پاکستان ٹیلی ویژن کے ایک پروگرام میں ایک ڈاکٹر صاحب کو مدعو کیا گیا جو کچھ عرصہ سے سویڈن میں رہائش پذیر ہیں۔ انٹرویو کے دوران کمپیئر نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ وطن عزیز آکر آپ کو لوگوں میں خلوص ملے گا۔ ہر شخص "جپھی" ڈال کر حال احوال پوچھے گا۔ دیار غیر سے آنے والوں کو اپنائیت کا احساس ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ' ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا کہ وطن عزیز میں اکثریت کے پاس وقت ہے۔ لوگ نسبتاً کم مصروف ہیں۔ مغربی ممالک میں ہر شخص مصروف ہے۔ لوگوں کے پاس وقت کم ہوتا ہے۔ اس لئے "جپھی" اور "تے ہور سناؤ کی حال ہے" کی بجائے دور ہی سے ہیلو سے وہ گزارہ کر لیتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ جس چیز کا سب سے زیادہ احساس وطن عزیز میں آکر ہوتا ہے۔ وہ ہے "صفائی کا فقدان" جس شہر اور قصبے میں چلے جاؤ جس طرف نظر پڑتی ہے گندگی اور غلاظت کے ڈھیر نظر آتے ہیں۔

اگر آنے والے کراچی سے وارد ہوں تو ہر سڑک اور ہر عمارت کا فرش سرخ نظر آتا ہے۔ جدھر نظر پڑتی ہے لوگوں نے پان کھا کر سوچے سمجھے بغیر اس قدر پیک پھینکے ہوتے ہیں کہ الامان و الحفیظ۔

یہ نقطہ واضح ہو چکا ہے کہ پان میں چھالیا کینسر کا سبب بنتا ہے۔ اور تمباکو کے مضر اثرات سے تو ہر شخص واقف ہے۔ قوام کی تو بات ہی نہ پوچھیں۔ انسان کا دفاعی نظام کمزور کرتا ہے۔ ہمیں تو پان کھانے والے حضرات سے بھی ہمدردی ہے کہ وہ اپنی صحت کا خیال کرتے ہوئے اس کو خیر آباد کہہ دیں۔ اس کے علاوہ دوسروں کا بھی خیال رکھیں جب ہر جگہ پان کھاتے کھاتے پیک پھینکیں گے تو دوسروں میں بیماریاں پھیلانے کا سبب بن رہے ہیں۔ اور ظاہری طور پر گندگی پھیلانے کا بھی۔ کراچی کے ایک بڑے ہسپتال میں شعبہ حادثات کی نئی عمارت بنی ہے۔ عمارت کے اندر جانے کا اتفاق ہوا۔ دیکھ کر بہت ہی دکھ ہوا کہ لوگوں نے سائیڈ کی دیواروں پر بھی پیک پھینکے ہوئے تھے۔

اگر کوئی شخص خیبر کی طرف سے یا دارالحکومت میں وارد ہو تو پان خوری نے جو کراچی کا حشر کیا ہوا ہے۔ وہی حال یہاں "نسوار" نے کیا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ پان اور نسوار نے ایک دوسرے سے دوڑ لگائی ہوئی ہے کہ کون جیتے گا۔ یہ تو وہ چیزیں تھیں جن کا تعلق ذاتی صفائی اور صحت کے ساتھ ساتھ دوسروں کی ذات کو بھی نقصان پہنچانے کا سبب ہے۔ جو کہ تھوک کے ذریعہ خارج ہونے والے خوردنی جراثیموں کی صورت میں ہم پھیلا رہے ہیں۔

چائے مغربی ممالک میں بھی پی جاتی ہے۔ ہمارے ملک میں تو بے تحاشہ پی جاتی ہے۔ مغربی ممالک میں گھر سے باہر لوگ عموماً دو مرتبہ چائے پیتے ہیں۔ ایک دس بجے اور پھر شام چار بجے۔ ان اوقات کے علاوہ شاذ ہی کوئی شخص چائے یا کافی پیئے گا۔ دفاتر اور فیکٹریوں میں دس یا پندرہ منٹ کا وقفہ ہوتا ہے۔ جس کو ٹی بریک کہتے ہیں۔ اس وقفہ کے دوران جس نے مشروب وغیرہ پینا ہے وہ پی لیتا ہے۔

ہمارے ملک میں تو چائے کا کوئی وقت ہی نہیں۔ جس شہر یا قصبہ میں چلے جائیں ہر جگہ چھوٹے چھوٹے ٹی سٹال لاتعداد ہیں۔ اگر کوئی ان ٹی سٹالوں کا بغور مشاہدہ کرے تو اس کو بے شمار گندگی نظر آئے گی۔ شاذ ہی کوئی ٹی سٹال والا صفائی کے اصولوں کا خیال رکھتا ہو۔

چائے بنانے والے کے کپڑے بھی گندے۔ برتن بھی گندے۔ اور اگر کہیں بیٹھ کر چائے پینے کی جگہ ہے تو وہ بھی گندی۔ ہر جگہ ان ٹی سٹال والوں کا ایک ہی حال ہے۔ چائے کے ٹی سٹال زیادہ تر بس اسٹینڈ' بازاروں اور مصروف سڑکوں کے کنارے واقع ہیں۔ سب گرد و غبار اڑ کر چائے کی پیالیوں' چمچوں اور چائے دانیوں پر پڑتی ہے۔ انہیں سڑکوں اور گلیوں کے فضلہ کی دھول بھی سڑک سے اڑ کر ان چائے کے برتنوں پر پڑتی ہے۔ اس دھول میں اتنے زیادہ جراثیم ہیں کہ بے شمار بیماریاں پیدا کرنے کا سبب ہیں۔

ان ٹی سٹال والوں کا ذرا وہ برتن غور کریں جس میں وہ چائے ابالتے ہیں۔ صبح شاید ایک مرتبہ اس کو دھویا جاتا ہے۔ پھر سارا دن اس میں چائے کی پتی ڈلتی رہتی ہے۔ اور چائے بنتی رہتی ہے۔ چائے کو اس قدر ابالا جاتا ہے کہ اس کے تمام زہریلے اور مضر صحت مادے چائے کے محلول میں شامل ہو جائیں۔

اب ذرا چائے دانی پر غور کریں۔ اکثر ٹی سٹالوں کی چائے دانیاں سٹیل یا لوہے چینی کی ہوتی ہیں۔ جس جگہ سے چائے دانی ٹوٹ جاتی ہے وہاں اس کو "ٹانکہ" لگوالیا جاتا ہے۔ اور یہ جگہ ناہموار ہو جاتی ہے۔ اور آسانی سے اس جگہ گند چمٹ جانے کا سامان پیدا ہو جاتا ہے۔ ان چائے دانیوں کے ڈھکنے بھی مرمت شدہ ہوتے ہیں۔ اور خاص کر جہاں قبضہ لگا ہوتا ہے وہاں ضرور گند لگا ہوتا ہے۔

چائے کی پیالیوں پر غور کریں تو اکثر کے کنارے بھڑے ہوتے ہیں۔ اور بعض ٹوٹی ہوئی پیالیوں کو Glue سے جوڑا ہوا ہوتا ہے۔ پیالیوں کے یہ حصے مسام دار ہوتے ہیں اور آسانی سے خوردنی جراثیم ان مساموں کے اندر چلے جاتے ہیں۔ دوکانداروں کا خیال ہوگا کہ جی گرم چائے ڈالتے ہیں تو خوردنی جراثیم مرجاتے ہوں گے۔ تو جناب یہ نظریہ بالکل غلط ہے۔ وائرس تو اتنی ڈھیٹ مخلوق ہے کہ اس درجہ حرارت کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ گزشتہ سال حضرت صاحب نے درس میں فرمایا تھا کہ بیکٹیریا کی کئی اقسام ایسی ہیں جو کہ آتش فشاں کے ابلتے ہوئے مادوں میں بھی پائی گئی ہیں۔

تو جی کئی جان لیوا خوردنی جراثیم ان پیالیوں کی وجہ سے ایک شخص سے دوسرے شخص میں منتقل ہوتے ہیں۔

آپ چائے کے برتنوں کی صفائی کے طریق پر غور کریں۔ تو ٹی سٹال والوں نے ایک یا دو پانی کی بالٹیاں رکھی ہوتی ہیں۔ اور ان میں ہی وہ پیالیاں دھوتے رہتے ہیں۔ اگر ایک بھی بیمار شخص کی استعمال شدہ پیالی اس پانی میں دھل گئی تو سارا پانی ہی Contaminate ہو گیا۔ بہت ہی کم ٹی سٹالوں والے علیحدہ علیحدہ کر کے چائے کے برتن دھوتے ہیں۔ اور ان برتنوں کو صاف کرنے کے لئے برتن دھونے والا صابن یا پوڈر استعمال کریں۔ اور اگر کوئی کرتا بھی ہے تو برتن صاف کرنے والا ایک ہی "کوچی" سب برتنوں میں آتی اور جاتی ہے۔

یہ چائے بننے کے بعد دوکانداروں نے چائے کی Delivery کے لئے چھوٹے چھوٹے بچے ملازم رکھے ہوتے ہیں۔ یہ بچے جب چائے لے کر جاتے ہیں تو پیالیوں کے اندر اپنی انگلیاں ڈال کر ان کو اکٹھا پکڑنا ان کی عادت ہے۔ اور ان کا اس سٹائل سے پیالیوں کو اکٹھا پکڑنا ہی ان کی مہارت اور فن ہے۔ چائے دانی کے منہ کے آگے کاغذ کو گول مول کر کے اس کا منہ بند کیا ہوتا ہے۔ شاید اس غرض کے لئے کہ چائے گرم رہے؟ چند روز ہوئے میں نے ایک بچہ کو بازار میں چائے لیجاتے ہوئے دیکھا۔ چائے دانی کے منہ میں ٹھونسا ہوا کاغذ سڑک پر گر گیا۔ اس بچہ نے سڑک سے وہی کاغذ اٹھا کر دوبارہ چائے دانی کے منہ میں ٹھونس دیا۔

چائے کا یہ حشر ہر شخص ہر روز مشاہدہ کرتا ہے۔ اور چپ چاپ گزر جاتا ہے۔ اور جو چائے ان ٹی سٹالوں سے مل رہی ہے۔ "عرق خوردنی جراثیم" مکمل کورس سے کسی صورت کم نہیں۔

ہر محب وطن شہری کی یہ آرزو ہے کہ ہمارے ملک کے ٹی سٹال اعلیٰ قسم کے ماحول اور عمدہ قسم کی پاکیزہ چائے پیش کریں۔ اور خاص کر اس کا آغاز ہمارے شہر سے ہی ہو۔

جب ہم خریداری کرنے جاتے ہیں اور ذرا سبزی اور گوشت مارکیٹ کی طرف نظر ڈالیں تو اسی جگہ پر ٹانگہ سٹینڈ' سب کچھ وہیں ہے۔ ہلکی سی بارش ہو جائے تو آلو پیاز ہی لینا درکنار گوشت اور مرغی والے علاقہ میں اسقدر تعفن ہوتا ہے کہ وہاں کھڑے ہو کر خریداری کرنا عذاب سے کم نہیں۔ اگر بارش نہ ہو تو سبزیوں' پھلوں اور گوشت پر جو دھول اڑ اڑ کر پڑتی ہے جس میں بے شمار وائرسز ہوتے ہیں 'گوشت وائرسز کی نشوونما کا بہترین میڈیم ہے اور یہ گوشت بے شمار مہلک بیماریوں کا سبب ہے۔ قصابوں نے اپنے پھٹوں پر قیمہ کرنے کی مشین لگائی ہوتی ہے۔ جاتے وقت وہ مشین کے پرزے نکال کر رکھ لیتے ہیں اور ڈھانچہ تختہ پر ہی رہتا ہے۔ جس کے گرد شام کے وقت جانور آکر اس کو چاٹتے رہتے ہیں۔ چنانچہ نہ تو یہ مشین پاک رہی اور نہ ہی اس سے کیا جانے والا قیمہ' نہ ہی اس سے بننے والے مزیدار نرگسی کوفتے' نرگسی کوفتوں کی بجائے انہیں مرجان کوفتے کہنا زیادہ مناسب ہو گا۔ ان مشینوں سے نکلنے والا قیمہ ہر امیر و غریب کیلئے بیماریوں کا پیغام ہے۔

کل ہی میں بلڈ بنک میں گیا۔ وہاں ایک اشتہار آویزاں تھا جس پر لکھا تھا کہ "ہو سکتا ہے کہ آپ کا' آپ کے اہل و عیال کا' اور دوسرے عزیزوں کا دشمن' آپ میں چھپا ہو"۔

اس سے مراد یہ ہے کہ جو وائرسز جگر کی بیماریاں لاحق کر کے موت کا سبب بنتی ہیں وہ کس طرح ایک انسان سے دوسرے انسان میں منتقل ہوتی ہیں۔ اور کس طرح خورونوش کی اشیاء سے ہم تک رسائی حاصل کرتی ہیں۔

آخر ان مسائل کا حل کیا ہے۔ جب ہم خریداری کرنے جاتے ہیں تو خواہش ہوتی ہے کہ فارن چیز مل جائے۔ جن مغربی ممالک کی ہم فیشن اور بعض دوسری چیزوں میں فوراً نقل کرتے ہیں بلکہ ان سے چند قدم آگے ہی جانے کی کوشش کرتے ہیں تو صفائی کے معاملہ میں ہم ان کی نقل کرنے سے کیوں گریز کرتے ہیں۔ ان ممالک میں شہروں اور قصبوں کی مختلف تنظیموں نے کچھ اصول و ضوابط بنا رکھے ہیں۔ جن پر عمل کیا جاتا ہے اور کروایا جاتا ہے۔ جس شخص نے بھی کھانے پینے کی اشیاء کا خواہ چھوٹا سا ہی کاروبار کرنا ہو تو سب سے پہلے اس شخص کو ایک مخصوص ادارہ میں جاکر صحت عامہ و صفائی سے متعلق ہیلتھ کلاسز پڑھنی پڑتی ہیں۔ ان کلاسز میں صفائی کے طریق اور بیماریوں سے بچاؤ کے علاوہ کھانے پینے کی اشیاء کو خوردنی جراثیموں سے بچانے کے طریق پڑھائے جاتے ہیں۔ کھانے پینے کی اشیاء کے ذریعہ جو بیکٹیریا اور وائرسز پھیلتی ہیں ان کے بارہ میں بتایا جاتا ہے۔ یہ کلاسز تقریباً دو گھنٹہ روزانہ ہوتی ہیں اور کل دورانیہ 15 سے 20 گھنٹہ ہوتا ہے۔ دو ہفتوں کے بعد امتحان ہوتا ہے۔ اور جو شخص 70 فی صد سے زائد نمبر حاصل کرے اس کو ہی کیٹرنگ کا لائسنس ملتا ہے۔ ہمیں بھی ہر سال امریکہ میں جلسہ سالانہ کے موقع پر لنگر خانہ میں کھانا پکانے اور مہمانوں کو کھانا کھلانے کے لئے ایسی ہی ہیلتھ کلاسز میں داخلہ لے کر پڑھنا پڑا اور اس کے بعد لائسنس ملا۔

ہمارے نزدیک اس عمومی صفائی کا بہترین حل یہی ہے۔ جس پر مغربی اقوام نے عمل کر کے کامیابی حاصل کی ہے۔ کہ دوکانداروں کو تعلیم دی جائے۔ شہروں اور قصبوں میں دوکانداروں کے مختلف گروپ بنا کر ان کو تربیت دی جائے۔ ان کو کم از کم ہفتہ میں ایک دن ایک گھنٹہ کی کلاس لگا کر ان کے شعبہ کے بارے میں پڑھایا جائے۔ اور کورس کے اختتام پر بے شک ان کا زبانی امتحان ہی لیا جائے۔ اسی طرح گوشت اور سبزی والوں کو صحت عامہ کی کلاسز لگا کر ان کی تعلیم اور تربیت کا بندوبست ہو سکتا ہے۔ اگر ایک شہر میں بھی ایسا ہو جائے تو پہلے وہ شہر مثالی بن جائے گا۔ اور پھر آہستہ آہستہ پورے ملک کی توجہ اس طرف ہو جائے گی۔

زمانہ قدیم میں یونانی اور مصری تہذیب کے بارہ میں یہ معلومات ملتی ہیں کہ اس زمانہ میں

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

امریکہ اسرائیل کے خلاف

مشرقی وسطیٰ میں فساد اور بدامنی اسرائیل کی وجہ سے پیدا ہوئی اور اسرائیل اپنی پالیسیوں میں امریکہ کی مدد ہمیشہ حاصل کرتا رہا ہے۔ جب بھی عالمی سطح پر اسرائیل کو سیاسی یا سفارتی مدد کی ضرورت پڑتی رہی ہے۔ امریکہ ہمیشہ اسرائیل کی مدد کے لئے آگے آتا رہا ہے۔ اور دنیا بھر کے سیاسی مبصرین کے نزدیک امریکہ کی اسرائیل کے لئے حمایت کوئی راز نہیں بلکہ ایک ایسا کھلا ہوا طرز عمل ہے جس کو ہر کوئی جانتا ہے۔

لیکن اب صورت حال یہ ہو چکی ہے کہ امریکہ کا پالتو اسرائیل خود امریکہ ہی کو آنکھیں دکھا رہا ہے۔ اسرائیل کے وزیر اعظم اور فلسطین کے صدر یاسر عرفات دونوں کی امریکہ میں صدر کلنٹن سے ملاقات کا وقت متعین کیا گیا تو اسرائیل نے کہا کہ اس کے وزیر اعظم کے پاس اس دورے کے وقت نہیں ہے اس پر امریکہ نے اصرار کیا اور یوں گویا زبردستی یہ ملاقات ہوئی۔

20 جنوری کو نیتن یاہو نے کلنٹن سے ملاقات کی اور صدر کلنٹن کی پوری کوشش کے باوجود اسرائیل کے وزیر اعظم کسی سمجھوتے پر راضی نہ ہوئے۔ گویا کہ اسرائیل نے اب اپنے مربی اور سرپرست امریکہ ہی کو آنکھیں دکھانی شروع کر دی ہیں۔

اور اب صورت حال یہاں تک آ پہنچی ہے کہ امریکہ نے پہلی بار مشرق وسطیٰ کے امن کے عمل میں تعطل کا ذمہ دار اسرائیل کے وزیر اعظم نیتن یاہو کو قرار دے دیا ہے۔ بی بی سی کے مطابق صدر کلنٹن نیتن یاہو سے کس حد تک ناراض ہیں اس کا اظہار اس طرح کیا گیا ہے کہ ان کے قیام کے لئے کوئی سرکاری انتظام بھی نہیں کیا گیا اور نہ ہی امریکی صدر سے بات چیت کے بعد کسی دوسری سرکاری تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اسرائیل کے وزیر اعظم نے اپنے ٹیلی ویژن انٹرویو میں صاف کہا کہ ابھی تک امن کے عمل کو آگے بڑھانے کے بارے میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا۔ بی بی سی کے مطابق اب یہ بات ڈھکی چھپی نہیں رہی ہے کہ اس وقت امریکہ اور اسرائیل کے تعلقات میں ایک سرد مہری کی سی کیفیت پیدا ہو چکی ہے۔ اور عموماً اسرائیلی وزیر اعظم پر وائٹ ہاؤس کے دروازے کھلے ہی رہتے ہیں لیکن جب گزشتہ سال نومبر میں نیتن یاہو نے امریکہ کا دورہ کیا تو صدر کلنٹن نے انہیں ایک طرح کی سفارتی تضحیک کا نشانہ بنایا۔ اور نیتن یاہو کلنٹن سے ملاقات نہ کر سکے۔ سرکاری طور پر عذر کیا گیا کہ صدر کلنٹن اپنی بے پناہ مصروفیات کی وجہ سے ان سے نہیں مل سکتے۔ یہ بات بالکل واضح تھی کہ امریکی حکومت یہ محسوس کرنے لگی ہے کہ اسرائیل کے وزیر اعظم امن کے عمل کو آگے بڑھانے میں سنجیدہ نہیں ہیں۔ یہ عمل گزشتہ سال مارچ سے رکا ہوا ہے۔

بی بی سی نے بتایا ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم صدر کلنٹن سے ملاقات کرنے کے لئے اپنے ساتھ وہ نقشہ بھی لے کر نہیں گئے جس میں بتایا گیا تھا کہ اسرائیل مقبوضہ علاقے کے کس قدر حصے پر اپنا قبضہ مستقلاً برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ ان کے پاس واپس بلائی جانے والی فوج کی تعداد بھی نہیں تھی۔

بی بی سی کے مطابق سونے پر سہاگہ یہ ہوا کہ وہ اپنے ساتھ شرائط کی ایک لمبی فہرست لے کر گئے اور انہوں نے اصرار کیا کہ مقبوضہ علاقوں سے انخلاء سے پہلے فلسطینی حکومت ان شرائط کو پورا کرے۔ بی بی سی کے تبصرہ نگار نے کہا کہ کلنٹن انتظامیہ نے پہلے ہی واضح کر دیا ہے کہ وہ نیتن یاہو کے رویے کو قیام امن کے لئے مددگار نہیں سمجھتی۔ بی بی سی کے مطابق اسرائیلی وزیر اعظم کو سنجیدہ طرز عمل اپنانے پر مجبور کرنے کے لئے وہائٹ ہاؤس کے حکام نے صدر کلنٹن کے ساتھ ان کی ملاقات کو ایک گھنٹے تک محدود کر دیا۔ اس کے اختتام پر روایت کے برخلاف نہ تو کوئی ظہرانہ ہوا نہ کوئی عشائیہ اور نہ ہی مذاکرات کی تفصیلات بتانے کے لئے کوئی مشترکہ پریس کانفرنس منعقد کی گئی۔ اور یہ سب کچھ قطعی غیر متوقع ہے۔ بی بی سی کے مطابق امریکہ کا یہ اقدام نہ صرف انتہا پسند اسرائیلی حکومت کی پالیسیوں پر ناپسندیدگی کا اظہار ہے۔ بلکہ امریکی حکومت کی طرف سے اس تنازعے کے دونوں فریقوں کے لئے اپنی غیر جانبداری ظاہر کرنے کا ایک حربہ بھی ہے۔

ooo

عیسائی منحرفین کے خلاف ریکارڈ عوام کے لئے

روم سے خبر ملی ہے کہ ویٹی کن نے 13ویں سے 17ویں صدی تک عیسائیت سے منحرف ہو جانے والوں کی بازپرس کے لئے قائم احتسابی عدالتوں کے متعلق دستاویزات کو مورخین کے لئے کھول دیا ہے۔ یہ ریکارڈ جہاں تک ماضی میں رسائی ممکن تھی وہاں تک کا ہے۔ احتساب کے اس دور کو کلیسا کے تاریک ترین ادوار میں سے ایک تصور کیا جاتا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق اس سارے عرصے کے دوران منحرفین کو مبینہ جادوگرنیوں اور خدا کے نام پر تعصب اور تشدد کا نشانہ بنایا جاتا تھا۔ جیل میں بند کر دیا جاتا تھا یا پھر زندہ جلا دیا جاتا تھا۔

ooo

امریکہ کی عراق کے خلاف دھمکی

عراق کے خلاف امریکی کارروائیوں میں اب دھمکیاں زیادہ شدت کے ساتھ داخل ہو چکی ہیں۔ اس سے پہلے امریکہ نے عراق کے خلاف حملے کی دھمکیاں دیں مگر رائے عامہ اس کے حق میں ہموار نہ ہو سکی تو یہ دھمکیاں دینا بند کر دیں۔ اب عراق نے اقوام متحدہ کے انسپکٹروں کو تلاشی سے دوبارہ روکا ہے تو امریکہ نے ایک بار پھر دھمکیاں دینا شروع کر دی ہیں۔ لیکن اس دفعہ نفسیاتی طور پر صدر صدام حسین کو ہراساں کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ امریکہ کے وزیر دفاع کوہن نے کہا ہے کہ وہ عراق کے صدارتی محل پر بمباری کریں گے۔

امریکی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ اب اگر عراق کے خلاف فوجی کارروائی کی گئی تو وہ ماضی سے بہتر ہو گی اور مسلسل جاری رہے گی۔ انہوں نے عراق پر الزام لگایا کہ وہ خوفناک جراثیمی اور کیمیاوی ہتھیاروں پر کام کر رہا ہے اور وہ انہیں اقوام متحدہ کے ہتھیاروں کے انسپکٹروں سے پوشیدہ رکھ رہا ہے۔ انہوں نے ایک انٹرویو میں بتایا کہ بمباری کی کسی مہم کی تجدید ان صدارتی محلات پر مرکوز رہے گی جن کے بارے میں سمجھا جا رہا ہے کہ وہاں پر وسیع تباہی پھیلانے والے ہتھیار چھپا کر رکھے گئے ہیں۔ دریں اثناء۔ چین اور روس نے عراقی موقف کی حمایت کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ معائنہ ٹیموں میں امریکی اور برطانوی ماہرین کی زیادہ تعداد انصاف کی خلاف ورزی ہے۔ اور مطالبہ کیا ہے کہ ان ٹیموں میں دوسرے ممالک کے ماہرین کو برابری کی بنیادوں پر شامل کیا جائے۔

ooo

بقیہ صفحہ 4

صاحب بہت بڑے بزرگ' نیک اور عابد' اور بہت دعائیں کرنے والے انسان تھے۔ ملکانہ تحریک میں شیخ صاحب کو مرکز کا انچارج مقرر کیا گیا۔ اور ڈاکٹر نور احمد ولد چوہدری فضل داد صاحب کھیوہ چک ضلع لائل پور میاں خدا بخش صاحب عرف مومن ساکن پٹیالہ۔ ثم قادیان اور خاکسار ان کے ماتحت کام کرتے تھے۔ وہ ہمارے آرام و آسائش کا خاص خیال رکھتے تھے۔ مکرم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن سے ان کو اکثر روپیہ بھجواتے رہتے تھے اور شیخ صاحب اس روپیہ کو ہم پر خرچ کرتے تھے۔ اور اچھے کھانے پکوا کر ہم کو کھلاتے تھے۔"

حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی اور والد بزرگوار ملکانہ جانے والے وفد میں آگرہ پہنچے۔ تو حضرت بھائی جی کے متعلق والد صاحب نے لکھا

"جب ہم آگرہ پہنچے تو خوب یاد ہے کہ نو دس بجے رات کا وقت تھا۔ ایک دری وہاں بچھی ہوئی تھی اکثر لوگ وہاں سو گئے۔ لیکن بھائی عبدالرحمان صاحب جو پہلے گئے ہوئے تھے چارپائی پر سوئے ہوئے تھے۔ انہوں نے مجھے جگا کر اٹھایا اور اپنی چارپائی پر سلا دیا اور خود نیچے سو گئے۔"

ooo

بقیہ صفحہ 5

عوام الناس کو اس قسم کی تربیت عبادت گاہوں میں دی جاتی تھی اور اس قسم کی کلاسز ہفتہ میں ایک دن عبادت گاہوں میں لگتی تھیں۔ بلکہ اس زمانہ میں تو کتب خانوں کا آغاز بھی عبادت گاہوں سے ہی ہوا تھا۔

ربوہ میں طالب علمی کے دوران سکول میں انگلش کی جو کتاب کورس کا حصہ تھی اس میں ایک دو باب برطانیہ اور یورپ کے ماحول' بازار اور طرز زندگی پر ہوتے تھے۔ وہاں کے ادیبوں اور دانشوروں اور اہل ذوق لوگوں کا تذکرہ اس طرح کیا ہوتا تھا کہ یہ نامور لوگ چند لمحات کے لئے فلاں ٹی ہاؤس یا کافی ہاؤس میں جا کر چائے پیتے تھے۔ کیونکہ ان کو وہ چائے اور صاف ستھرا ماحول پسند تھا۔ چائے پینے کے دوران وہ ایک دوسرے سے علمی بحث بھی کرتے۔ پہلے تو کتابوں میں ہی پڑھا تھا۔ پھر جب اللہ نے خود ولایت جا کر پڑھنے کا موقع دیا تو صفائی کے لحاظ سے ان ٹی سٹالوں کو جیسا پڑھا تھا اس سے بڑھ کر پایا۔ آکسفورڈ یونیورسٹی' کیمبرج یونیورسٹی' اور لندن یونیورسٹی کے ملحق علاقوں میں ان ٹی ہاؤسز کو دیکھیں تو جی چاہتا ہے کہ ہمارے شہر میں اور ہمارے ملک میں بھی ایسا ہی ممکن ہو۔

تیس چالیس برس قبل لاہور میں چند ایسی جگہیں مل جاتی تھیں کیونکہ لاہور ہی کالجز کا شہر کہلاتا تھا۔ جب میں گورنمنٹ کالج لاہور میں پڑھتا تھا تو مجھے یہ معلوم ہوا کہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب جس عرصہ میں گورنمنٹ کالج کے پرنسپل ہوتے تھے تو شام کو آدھ گھنٹہ مال روڈ پر ورزش کی غرض سے سائیکل چلاتے تھے اور واپسی پر لاہور ٹی ہاؤس میں آ کر دوسرے اہل علم دوستوں کے ساتھ مل کر ایک پیالی چائے نوش کرتے تھے۔ لاہور ٹی ہاؤس کی چائے بہت مشہور تھی اور صفائی کا معیار بھی اچھا تھا۔ بعد میں اللہ جانے کیا ہوا۔

تقریباً بیس سال پہلے ایک قومی اخبار میں ربوہ کے بارہ میں ایک مضمون چھپا تھا۔ جس میں یہ لکھا تھا کہ تعلیمی لحاظ سے ربوہ دنیا کا وہ منفرد اور واحد قصبہ ہے جہاں شرح تعلیم 100 فیصد ہے۔ خواتین و حضرات کی اکثریت کم از کم ڈگری ہولڈرز ہے۔ یہ سطور لکھتے ہوئے ہماری یہ شدید خواہش ہے کہ ہمارے شہر میں بھی ٹی سٹال ایسا ماحول اور معیار فراہم کریں جو پوری دنیا میں پڑھے لکھے لوگوں کے شہر کی عکاسی کرتے ہوں۔ گوشت اور سبزی مارکیٹ بھی صاف ستھری ہو۔

ooo

وقف جدید

o حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے 2 جنوری 98ء کو ہر بچہ کو وقف جدید میں شامل کرنے کے بارے میں فرمایا۔ "ایسا بچہ جب بڑا ہوتا ہے تو جو کام کرتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ حصہ ڈالتا ہے"

پس وقف جدید کو آئندہ نسلوں کو سنبھالنے کے لئے استعمال کریں۔ اور کثرت سے وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھائیں خواہ تھوڑی قربانی کریں لیکن ان کو شامل ضرور کریں۔

ناظم مال وقف جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم صبغت اللہ صاحب کارکن وکالت زراعت کو مورخہ 98-1-1 کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام "خرم شہروز رضا" تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم کرامت اللہ صاحب کارکن اصلاح وارشاد مقامی ربوہ کا پوتا ہے اور مکرم مبارک علی صاحب آف گنڈا سنگھ فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔

زیارت ربوہ واقفین نو

دارالذکر لاہور

○ مورخہ 27 دسمبر 97ء کو واقفین نو بچوں کا ایک وفد دارالذکر، محمد نگر اور مصطفیٰ آباد سے مکرم میاں نعیم اختر تبسم صاحب کے ہمراہ ربوہ کی زیارت کے لئے آیا۔ اس وفد میں 22 بچے اور 23 خواتین اور مرد شامل تھے۔ وفد کے قیام و طعام کا انتظام دارالضیافت میں کیا گیا۔

ربوہ قیام کے دوران وفد نے بہشتی مقبرہ میں ائمہ احمدیت اور دیگر بزرگان سلسلہ کی قبروں پر اجتماعی دعا کی نیز بیت المبارت PS کے دفاتر اور کمپیوٹر سیکشن کا وزٹ کیا۔ کمپوٹر سیکشن میں مکرم کلیم احمد قریشی صاحب نے بچوں کو کمپیوٹر کے بارہ میں معلومات فراہم کیں نیز نام بتانے پر ان کے بارہ میں کمپیوٹر میں فیڈ مکمل معلومات سے آگاہ کیا۔ بچوں نے اس میں بڑی دلچسپی کا اظہار کیا۔

وفد نے نمائش کا وزٹ بھی کیا اور دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعت کی مساعی کے بارہ میں تفصیلی تعارف حاصل کیا۔ بچوں اور ماؤں نے لجنہ ہال کا وزٹ کیا اور وہاں مکرمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ (صدر لجنہ پاکستان) سے ملاقات کی اسی طرح وفد نے مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب (ناظر اعلیٰ و امیر مقامی) سے بھی ملاقات کی۔ اس موقع پر وفد کے ممبران کی طرف سے مکرم نصیر احمد قریشی صاحب (مربی سلسلہ) نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات پر مکرم ناظر صاحب اعلیٰ سے اظہار تعزیت کیا محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے والدین کو بچوں کی بہتر رنگ میں تربیت سے متعلق قیمتی نصائح سے نوازا۔ مکرم میر قمر سلیمان احمد صاحب (نائب وکیل وقف نو) سے بھی وفد نے ملاقات کی آپ نے بچوں سے تلاوت، نظمیں اور دعائیں سنیں۔ وفد نے احمد نگر میں حضرت امام جماعت کے زرعی فارم کا بھی دورہ کیا۔

بچوں کے علمی اور تربیتی امور کا جائزہ مکرم عبدالحلیم احمد (مربی سلسلہ) نے لیا اور توجہ طلب امور کی طرف راہنمائی کی۔

مورخہ 28 دسمبر 4 بجے سہ پہر وفد ربوہ کی نیک یادیں سمیٹتے ہوئے واپس روانہ ہوا۔ انہیں دعا کے ساتھ رخصت کیا گیا۔

(وکالت وقف نو)

وقف جدید اور لجنہ اماء اللہ

○ حضرت امام جماعت الثالث نے وقف جدید کے اہمیت کے سلسلہ میں احمدی ماؤں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں آپ ان کی ذہنی تربیت اس رنگ میں کریں.... اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے۔ اور بچوں کے ذہنوں میں اس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہن میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔

ممبرات لجنہ سے گذارش ہے کہ وہ وقف جدید کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے خود بھی اپنی استطاعت کے مطابق وقف جدید کی بابرکت تحریک میں حصہ لیں اور اپنے تمام بچوں کو وقف جدید میں شامل کریں۔

ناظم مال وقف جدید

تحریک جدید کے مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے خطبہ بتاریخ 97-10-31 میں فرمایا "جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا جائیگا.... پس وہی ہیں جو فلاح پانے والے ہیں"۔

تحریک جدید کی عالمگیر ذمہ داریاں اتنی غیر محدود ہو چکی ہیں کہ اب اس کے مالی میدان میں بخل سے کام لینا فلاح کی راہ میں روک بننے کے مترادف ہو گا۔ اس لئے اپنے پیارے امام کے اس ارشاد کے مطابق اپنی قربانی خلوص محبت اور پیار سے ساری توفیق کو استعمال کرتے ہوئے پیش کیجئے۔

وکیل المال اول تحریک جدید

اعلان گمشدگی

○ مکرم ڈاکٹر ظریف احمد خان صاحب مورخہ 98-1-25 کو صبح گھر سے سیر کے لئے نکلے تھے مگر تاحال ان کی کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ ان کی عمر تقریباً 70 سال ہے اور صحت کے لحاظ سے کمزور ہیں۔ حلیہ ہلکے گندمی رنگ کے شلوار قمیض اوپر گرم چادر نسواری رنگ کی، گول چہرہ سفید، چھوٹی چھوٹی داڑھی ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کے بارہ میں معلوم ہو تو درج ذیل فون نمبروں پر اطلاع دیں۔ رہائش 211053 (04524)، دفتر 212329، الفضل 213029

وقت کم ہے مگر ہے بہت قیمتی
کھو چکے ہیں بہت اب نہ کھوئینگے ہم
اپنی راتیں بتا دیں گے ہم جاگ کر
نیند آئے بھی تو اب نہ سوئیں گے ہم
جھولیاں اپنی پھیلائیں گے رات بھر
مانگتے مانگتے خوب روئینگے ہم

ابوالاقبال

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہماری پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے ایک ہزار سے زائد مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔

اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صدر روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم، اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 27- جنوری-1998ء
درجہ حرارت کم ازکم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ باوثوق ذرائع کے مطابق حکومت نے دہشت گردی۔ تخریب کاری اور جرائم کے رجحانات کے سدباب اور امن و امان کے لئے پولیس اور رینجرز کی مدد سے "آپریشن کلین اپ" شروع کرنے فیصلہ کیا ہے۔ ضلعی انتظامیہ کو مجرموں کی سرگرمیوں اور ان کے مددگاروں کی تفصیل تیار کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ خصوصی عدالتوں کو مزید متحرک اور فعال بنایا جا رہا ہے حتمی فیصلہ وزیراعظم کی منظوری سے ہو گا۔ عید پر حفاظتی اقدامات آپریشن کلین اپ کی ریہرسل ہے۔

○ گوجرانوالہ، ملتان اور جہلم میں بم دھماکے پہلا دھماکہ 2 بجے دن گوجرانوالہ میں کیا گیا اگر لوگ نماز کے لئے بس سے نہ اترتے تو بہت نقصان ہوتا۔ دوسرا دھماکہ جہلم میں 5 بج کر 37 منٹ پر ہوا۔ تیسرا ملتان ریلوے سٹیشن پر 6 بج کر 20 منٹ پر ہوا۔ جبکہ کوئٹہ ایکسپریس پلیٹ فارم سے روانہ ہو رہی تھی۔ اور شالیمار ایکسپریس لیٹ ہونے کے باعث ریلوے سٹیشن میں داخل نہ ہوئی تھی۔ اگر کوئٹہ ایکسپریس اباسین چند منٹ لیٹ ہو جاتی اور شالیمار بروقت آچکی ہوئی تو بہت زیادہ جانی و مالی نقصان ہوتا۔ ملتان میں جاں بحق ہونے والے بچے کے ورثاء کو 25 ہزار کا چیک دیا گیا ہے۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف اور صدر محمد رفیق تارڑ نے صوبہ پنجاب کے مختلف حصوں میں بم دھماکوں کی پرزور مذمت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ لوگوں کی جان و مال کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا۔

○ بم دھماکے حکومت کی نااہلی کا ثبوت ہیں۔ پیپلز پارٹی۔ جماعت اسلامی اور مسلم لیگ (ج) نے ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایک واقعہ کے زخم نہیں بھرتے کہ دوسرا سانحہ ہو جاتا ہے۔

○ صدر مملکت نے مسجد فیصل میں محفل شبینہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ پوری قوم دو رکعت نماز توبہ ادا کر کے پچھلے گناہوں کی معافی مانگے۔

○ گوجرانوالہ کی مساجد میں لاؤڈ سپیکر کی خلاف ورزی کرنے پر پولیس نے 2 مولوی گرفتار کر لئے ہیں جبکہ 15 خطیبوں کے خلاف مقدمات درج کر لئے گئے ہیں۔

○ علامہ طاہر القادری نے کہا ہے کہ پاکستان ظلم کی عملی تصویر بن چکا ہے۔ حکومت ناکام ہو گئی ہے۔

○ حکومت پنجاب نے 31 شہروں کو انتہائی حساس قرار دے دیا ہے۔ ان میں لاہور، راولپنڈی، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، ڈیرہ غازی خان، ملتان، جھنگ، کمالیہ، ساہیوال، چیچہ وطنی، میلسی، حاصل پور، خیرپور ٹامیوالی، کہروڑ پکا، اوکاڑہ اور بہاولنگر شامل ہیں۔

○ فیصل آباد میں ڈکیتی کی 5 وارداتیں ہوئیں۔ ایک دیہاتی قتل اور لاکھوں کی مالیت کی نقدی و زیورات لوٹ لئے گئے۔

○ روزنامہ نوائے وقت کی ایک رپورٹ کے مطابق سابق اور موجودہ وزراء نیز مشیروں نے لاکھوں کی سرکاری اشیاء پر قبضہ کر رکھا ہے۔ نادہندگان میں دو وزراء سردار ذوالفقار علی کھوسہ اور سید افضال علی شامل ہیں۔ قومی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر، سابق وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف نکئی، سابق سینئر وزیر ملک مشتاق اعوان اور موجودہ اپوزیشن لیڈر سعید احمد منہس شامل ہیں۔

○ کراچی میں دہشت گردوں نے گھروں میں گھس کر 3۔ افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔ ضیاء کالونی میں ایک نوجوان کو قتل اور اس کے باپ کو زخمی کیا گیا۔ کورنگی میں شب قدر کی عبادت کرنے والے معمر شخص کو ہلاک کر دیا گیا۔ گلزار ہجری میں نامعلوم شخص کی نعش ملی۔

○ جعفریہ کالونی شیراکوٹ میں واقع جامع مسجد کے پہریداروں پر فائرنگ کے بعد موٹر سائیکل سوار فرار ہو گیا۔

○ عید سے قبل دہشت گردی کے خطرہ کے پیش نظر سیکورٹی انتظامات سخت کر دیئے گئے ہیں۔

○ سابق صدر لغاری نے کانسی کی گرفتاری کرانے کے لئے 35 لاکھ ڈالر لئے۔ یہ انکشاف مجاہد حسین کی کتاب "پاکستان کے متنازعہ سیاست دان" میں کیا گیا ہے۔ مزید انکشافات کرتے ہوئے مصنف کہتا ہے کہ لغاری کی اہلیہ نے پہلے مرحلے میں ایوان صدر کی مزید تزئین و آرائش کے لئے 6 کروڑ طلب کئے۔ صرف صدر کے لئے جرمنی سے 6 لاکھ کا ٹیبل لیمپ منگوایا گیا۔ اور 24 لاکھ کے پردے لگائے گئے۔

○ خصوصی کمیٹی نے سرگودھا کے واقعات کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔ وزیر قانون نے کہا ہے کہ عدالتی حکم ملتے ہی پولیس افسر اور مجسٹریٹ گرفتار کر لیں گے۔

○ ریڈیو پاکستان نے ایک نیا چینل صوت القرآن شروع کر دیا ہے۔ جو اسلام آباد لاہور۔ کراچی۔ پشاور اور حیدر آباد سٹیشن کے چینل نمبر 2 سے صبح 7 بجے سے قومی نشریاتی واسطے پر دوپہر 12 بجے تک 5 گھنٹے نشر ہو گا۔

○ وزیر داخلہ اور چیئرمین احتساب سیل میں اختلافات شدت اختیار کر گئے ہیں۔ وزارت داخلہ نے 132 صنعت کاروں۔ ان کے اہل خانہ اور سرکاری افسروں کے نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ سے خارج کر کے انہیں بیرون ملک جانے کی اجازت دے دی ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارت کے یوم جمہوریہ کے موقع پر سری نگر کے ایک نواحی گاؤں میں 17 ہندوؤں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔

○ امریکہ نے عراق پر حملہ کرنے کی تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔

○ سلامتی کونسل میں ایٹمی توانائی ایجنسی نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ عراق کے پاس کوئی ایٹمی اسلحہ نہیں ہے۔

○ الجزائر کے دارالحکومت کے نواحی گاؤں میں مزید 131۔ افراد کو ذبح کر دیا گیا ہے۔ رمضان المبارک کے دوران الجزائر میں کم از کم ڈیڑھ ہزار افراد کو قتل کیا گیا ہے۔

○ فلپائن میں باغی مسلمانوں نے امن مذاکرات کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔

○ بھارتی فوج نے سری نگر میں مجاہدین کے دفتر کو توڑ پھوڑ دیا اور 6 علماء کو گرفتار کر لیا ہے۔

○ ملائشیا میں لاکھوں غیر ملکی باشندوں کو ملازمتوں سے فارغ کر دیا گیا ہے۔

○ امریکی صدر بل کلنٹن کی اہلیہ نے شوہر کو بالاخر بے وفا قرار دے دیا ہے۔ جلد طلاق ہونے کا اندیشہ ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عید کے بعد تحریک چلائیں گے۔ ہمیں آؤٹ کرنے والے خود گھر جانے کی تیاری کریں۔ لغاری اور جسٹس سجاد کو گھر بھیجنے والے یہ نہ سمجھیں کہ وہ ہمیں گھر بھیج دیں گے۔ 24۔ فروری کو فیصل آباد سے تحریک کا آغاز ہو گا۔ اخبارات پر سنسر شپ اور فوج کی ڈاؤن سائزنگ کی پلاننگ کی جا رہی ہے۔ عدلیہ کی کھلم کھلا توہین کرنے والے کو صدر بنا دیا گیا ہے۔ نواز شریف شہنشاہ معظم بننا چاہتے ہیں۔ ظالموں کا میں مقابلہ کروں گی۔ نواز شریف اور سیف الرحمان سمیت 35 ارکان اسمبلی کے بیرون ملک اکاؤنٹس ہیں۔

○ بھارتی یوم جمہوریہ کے موقع پر مقبوضہ کشمیر میں مکمل ہڑتال کی گئی اور درجنوں بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ جگہ جگہ فوج نے حملے کئے۔ بڈگام میں کیمپ اڑا دیا گیا۔ مقبوضہ کشمیر میں تمام دوکانیں۔ بازار بینک اور تعلیمی ادارے بند رہے۔ لشکر طیبہ کے مجاہدین نے بھارتی فوجیوں کی درجنوں گاڑیاں بھی تباہ کر دیں۔ سری نگر کے قریب 30 کشمیریوں کو گھر میں گھس کر ہلاک کر دیا گیا۔ فوج نے بخشی سٹیڈیم کو زبردست محاصرے میں رکھا۔

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون:
میاں عبدالمنان ناصر دکان 212750
ابن میاں عبدالسلام صاحب گھر 211749

احمد ڈینٹل کلینک
دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
3-30 تا 7-30 شام

ایکسوام تھریسک لیڈیز ڈریسز کی بہترین ورائٹی کا مرکز
ماڈرن کلاتھ ڈپو MC D
ٹرانسفارمر چوک صادق آباد راولپنڈی
پروپرائیٹر، حضور احمد
فون دکان 440516 رہائش 428838

"ربوہ میں پہلی مرتبہ ملکی و غیرملکی تجربہ کے ساتھ ماہرین کی نگرانی میں پھولوں کی نرسری اور لینڈ سکیپنگ کی سہولت، جس میں ہر قسم کے پھلدار، پھولدار اور آرائشی پودے دستیاب ہیں نیز اپنے گھر، کوٹھی کے لان کی آرائش و زیبائش، ڈیزائننگ اور لینڈ سکیپنگ کروائیں۔
ایور گرین نرسری 22 دارالفضل ربوہ فون 212012

★ طلائی چوڑیوں کی انواع و اقسام ورائٹی
• اب آپکی سہولت کیلئے خصوصی ارجنٹ سروس
• صرف 72 گھنٹے میں آرڈر پر سونے کی چوڑیاں تیار کروائیں • ہم ہر ماہ کڑوں اور چوڑیوں کے نت نئے ڈیزائن متعارف کرواتے ہیں۔
نوٹ: ڈیزائنوں کی جانچ کیلئے اوقات کار میں تشریف لا سکتے ہیں۔
دوکان 212837
رہائش 212175
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز میاں نسیم احمد طاہر، میاں فرید یوسف

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول رہائش
• مکانات • پلاٹ • دکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
اسٹیڈیم مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212508